سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

سوموار،22۔جون2020

(یوم الاثنین30۔شوال المکرم1441ھ)

سترہویں اسمبلی: بائیسواں اجلاس

جلد 22 : شمارہ 8

547

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 22-جون 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

بحث

"سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 پر عام بحث"

549

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

سوموار، 22۔ جون 2020

(یوم الاثنین، 30۔ شوال المکرم 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس ہوٹل فلیٹیز لاہور (جسے اسمبلی چیمبر قرار دیا گیا) میں سہ پہر 3 بج کر 10 منٹ پر زیرِ صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۱۰۹﴾ كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ
لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ
الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَنْ یَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًی ؕ وَ
اِنْ یُّقَاتِلُوْكُمْ یُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

سورۃ آل عمران آیات 109 تا 111

اور اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور سب کام اللہ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے (109) تم بہترین اُمّت ہو جو سب لوگوں (کی رہنمائی) کے لئے ظاہر کی گئی ہے، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو یقیناً اُن کے لئے بہتر ہوتا، ان میں سے کچھ ایمان والے بھی ہیں اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں (110) یہ لوگ ستانے کے سوا تمھارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے اور اگر یہ تم سے جنگ کریں تو تمھارے سامنے پیٹھ پھیر جائیں گے، پھر ان کی مدد (بھی) نہیں کی جائے گی (111)

ماعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبولﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

کوئی لمحہ بھی تیرے ذکر سے خالی نہ ہوا
میں تیرے بعد کسی دَر کا سوالی نہ ہوا
تو ہے یثرب کو مدینے میں بدلنے والا
تیرے جیسا تو کسی شہر کا والی نہ ہوا
کوئی پیدا نہ ہوا تیرے مؤذّن جیسا
پھر اذانوں میں کبھی سوزِ بلالیؑ نہ ہوا
تیری اُمت کے سوا اور کسی اُمّت میں
کوئی رومی نہ ہوا کوئی غزالی نہ ہوا

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔بسم الرحمٰن الرحیم۔اب ہم سالانہ بجٹ پر بحث کا آغاز کرتے ہیں۔

تعزیت

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو!کیا آپ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟

سابق معزز ایم این اے
مسٹر جارج کلیمنٹ کی وفات پر ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!مسٹر جارج کلیمنٹ جو کہ دو مرتبہ ایم این اے رہے ہیں اور تیسری مرتبہ وہ پارلیمانی سیکرٹری امور خارجہ مقرر ہوئے۔وہ COVID-19 کی وجہ سے تین یا چار دن قبل وفات پا گئے ہیں۔

جناب سپیکر!میں گزارش کروں گا کہ ان کے لئے ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔.I will be so grateful

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،ٹھیک ہے۔ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مسٹر جارج کلیمنٹ کے لئے ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی)

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 پر بحث کا کل سے آغاز ہو چکا ہے اور کچھ ممبران کے نام آئے ہیں اور کچھ کے ابھی آ رہے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ سارے نام آجانے چاہئیں تاکہ ہم باری باری سب کو بات کرنے کا موقع دیں۔ جی، چودھری محمد اقبال!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اپنی معروضات پیش کرنے کا موقع عطا فرمایا۔ نوجوان وزیر خزانہ نے بڑی محنت اور بڑی عرق ریزی کے ساتھ بجٹ بنایا اور انہوں نے بڑی تعریفیں بھی کیں۔ مجھے تو یہ بے بسی دیکھ کر بڑی حیرانی ہوئی کہ صوبہ پنجاب کے اندر حکومت اپنے دست بازو کے لئے کچھ نہیں کر سکتی تو انہوں نے پنجاب کی باقی عوام کے لئے کیا کرنا ہے۔ حکومت کے دست بازو سرکاری ملازمین ہوتے ہیں جن کی تنخواہوں کے اضافہ کرنے میں حکومت بے بس نظر آئی اور مجھے تو لگتا ہے کہ یہ ان کا بجٹ کم ہے اور آئی ایم ایف کا یہ بجٹ زیادہ ہے۔ میں نے آج تک پنجاب میں اتنی گھبرائی ہوئی حکومت نہیں دیکھی۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ "خادم اعلیٰ رورل روڈ پروگرام" کے تحت دیہاتی علاقوں میں state of the art سڑکیں بنیں کہ بندہ اُن سڑکوں سے گزرے جائے تو بندہ خوشی محسوس کرتا ہے کہ کسی بندے نے کوئی کام کیا ہے۔

جناب سپیکر! پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے roads and bridges programme کے تحت 99 بلین روپے allocate کئے تھے جس کی 98 فیصد utilization تھی آج کل بہترین پروگرام بنانے والوں نے اس کو decrease کر کے 29.8 بلین روپے پر لے آئے ہیں یعنی اس میں 67 فیصد cut لگا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں پورے معزز ایوان سے یہ گزارش کروں گا کہ اس بجٹ میں "گنجی نہائے گی کیا اور نچوڑے گی کیا؟" پنجاب کے اندر یہ صورتحال ہے۔

جناب سپیکر! اگر آپ دیکھیں کہ یہاں پر جو وزیر موصوف ہمارے قائد حزب اختلاف کی تقریر کا جواب دے رہے تھے اُن کا تعلق لاہور سے ہے تو وہ بڑے طعنے شعنے دے رہے تھے تو میں حیران ہوں کہ لاہور کا رہنے والا بندہ دیکھے کہ لاہور میں کتنے underpass بنے ہیں، کتنے bridges بنے ہیں اور اس کو city of gardens کے نام سے بولا جاتا ہے۔ لاہور میں بہت کام ہوا ہے اس کے باوجود وہ طعنے دے رہے تھے کہ پچھلی حکومت میں کچھ کام نہیں ہوا، وہ لوٹ مار کر گئی، یہ کر گئی اور وہ کر گئی۔ اس روّیے سے بات نہیں بنی اور یہ کچھ کر کے دکھائیں کہ ہم نے یہ کام کیا ہے تو ان سے میری بڑی مؤدبانہ گزارش ہو گی کہ قائد میاں محمد شہباز شریف نے لاہور کے اتنے پُل بنائے تو یہ حکومت شاہدرہ میں ایک پُل بنا کے دکھا دے جہاں سے ریلوے لائن گزرتی ہے تاکہ پتا چلے کہ یہ حکومت بھی کچھ کرنے کے قابل ہے۔ اس طرح کی باتوں سے بات نہیں بنی لوگوں نے دیکھنا ہے کہ deliver کون کر رہا ہے اور کس نے کیا deliver کیا ہے۔

جناب سپیکر! زراعت کے بارے میں بڑے دعوے کئے گئے کہ یہ ہو رہا ہے، وہ رہا ہے۔ عملی طور پر زراعت کی یہ صورتحال ہے کہ کاٹن کی پیداوار بہت نیچے آئی ہے اور بہت damage ہوئی ہے اور آپ کا علاقہ بھی کاٹن کا ہے تو آپ کو سب پتا ہے۔

جناب سپیکر! میں paddy کا کاشتکار ہوں اُس کی فی ایکڑ پیداوار بھی نہیں بڑھ رہی۔ آپ نے گندم کا حال دیکھا ہے کہ گندم کا season ابھی ختم ہوا ہے تو آٹے کا crisis آ گیا ہے مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اس صوبے کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ چینی، آٹے اور گندم کا ریٹ کہاں پہنچ گیا ہے؟ جب زمیندار کے پاس کوئی فصل ہوتی ہے اُس کا ریٹ اور ہوتا ہے اور ایک مہینے کے بعد اُس کا ریٹ اور ہوتا ہے۔ اس زمیندار کو تحفظ کس نے دینا ہے؟ یہ تحفظ حکومت پنجاب نے دینا ہے اور حکومت پنجاب totally fail ہو چکی ہے۔ حکومت مافیاز کے اوپر کنٹرول نہیں کر رہی۔ چینی مافیا دیکھ لیں، آٹا مافیا دیکھ لیں اور اب پٹرول مافیا دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے پٹرول کی قیمت کم کرکے بہت اچھا کام کیا ہے لیکن لوگ بے چارے خراب ہوتے پھرے ہیں کسی کو پٹرول نہیں مل رہا تھا اور کسی کو ڈیزل نہیں مل رہا تھا تو لوگ پٹرول پمپ کے اوپر رو رہے تھے تو اس کو کس نے کنٹرول کرنا ہے۔ اگر اس طرح کی حکومت ہو گی تو عوام کو سہولتیں کیا ملیں گی، عوام کو relief کیا ملے گا تو اس پر غور کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت کے دور میں آئی پی ڈی پارٹمنٹ نے نہروں کی breaking کو کنٹرول کرنے کے لئے بڑا تیزی سے کام کیا تھا اور اس سے پورے صوبے کے اندر پانی کی ترسیل پوری ہوئی اور اس سے فصلیں زیادہ ہوئیں۔ بجلی کی پیداوار کے لئے ہماری حکومت نے کام کیا تو یہ بتائیں کہ انہوں نے اُس کے بعد اُس کے اندر کیا اضافہ کیا اور ہمیں اس کا جواب چاہئے۔

جناب سپیکر! گندم کی خریداری کے لئے انہوں نے بڑا احسان کیا کہ ہم نے اتنا کچھ کر دیا اُس میں ہوا یہ کہ زمیندار کو باہر سے ریٹ زیادہ مل رہا تھا اور ان کا ریٹ سپورٹ پرائس کے مطابق تھا اُس میں بھی بہت سارے issues پیدا ہوئے۔ زمینداروں کی چادر اور چاردیواری کا بھی خیال نہیں کیا گیا لوگوں کے گھروں سے گندم نکالی گئی اور اُوپر سے کہہ رہے ہیں کہ ہم نے گندم کی بڑی خریداری کی ہے۔

جناب سپیکر! زراعت کے ساتھ منسلک ایک بڑا اہم شعبہ لائیو سٹاک کا ہے میں نے پورا بجٹ چھان مارا ہے مجھے لائیو سٹاک کے حوالے سے کوئی خاطر خواہ رقم اور کوئی کاوش دکھائی نہیں دی کہ لائیو سٹاک میں ان کا کیا پروگرام ہے، کیا کرنا چاہتے ہیں اور یہ کیا بہتری لے کر آئیں گے؟

جناب سپیکر! ہماری حکومت نے malnutrition کے حوالے سے ایک initiative لیا تھا جس کے بڑے اچھے رزلٹ آئے تھے۔ آپ پورا بجٹ کھول کر دیکھ لیں اُس کے اوپر کوئی چیز نظر آئی ہے اور نہ ہی ان کا اس حوالے سے کوئی further programme نظر آتا ہے۔

جناب سپیکر! حکومت وہ ہوتی ہے جو لوگوں کو facilitate کرے، آپ ایجوکیشن یا کوئی بھی شعبہ دیکھ لیں کہیں پر بھی کوئی ترقی یا خوشحالی نظر نہیں آ رہی۔ پاکستان کے اندر ترقی کا جو پروگرام چل رہا تھا اُس کو بالکل ہی بلاک کر دیا گیا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ پچھلی حکومت نے کوئی کام نہیں کیا تو آپ ہی کچھ کام کرکے دکھا دیں۔

جناب سپیکر! میرا شہر گوجرانوالہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے وہاں پر یونیورسٹی کرائے کی بلڈنگ کے اندر چل رہی ہے اور اُس میں ساری faculties نہیں ہیں یہ گوجرانوالہ میں مکمل faculties کے ساتھ ایک یونیورسٹی بنا کر دکھادیں ہم سمجھ جائیں گے کہ یہ حکومت کچھ کرنے کے قابل ہے۔ گجرات میں یونیورسٹی ہے، نارووال میں یونیورسٹی ہے اور ہمارے گوجرانوالہ میں پوری ایک یونیورسٹی نہیں ہے اُس کا پُرسان حال کوئی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ گوجرانوالہ کے اندر ہسپتال بہت کم ہیں۔ ہم نے گوجرانوالہ کے اندر چالیس بیڈز کا ہسپتال منظور کرایا تھا ہم نے واسا سے زمین لے کر محکمہ صحت کو دی ہے لیکن اُس ہسپتال کے حوالے سے بھی کوئی پیشرفت نہیں ہوئی تو یہ حکومت کچھ کر کے دکھائے کیونکہ پچھلی حکومت کو کوسنے کا دور ختم ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! اب یہ اپنی کوئی پروگراس بتائیں کہ ہماری حکومت نے یہ یہ کیا ہے؟ جناب پرویز الٰہی جب بات کرتے ہیں کہ میں نے ریسکیو 1122 بنایا ہے تو لوگ سمجھتے ہیں کہ کچھ کام ہوا ہے اور انہوں نے صرف اس جہاں نہیں بلکہ اگلے جہاں میں بھی اپنی نجات کا بندوبست کر لیا ہے۔ یہ حکومت بھی کوئی کام کر کے دکھائے۔ یہ کچھ deliver نہیں کریں گے تو پھر یہ کیا حکومت ہو گی۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب نذیر احمد چوہان!--- موجود نہیں ہیں۔ محترمہ آشفہ ریاض فتیانہ--- موجود نہیں ہیں۔ محترمہ راشدہ خانم!--- موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ نیلم حیات ملک!

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ جب پوری دنیا کورونا کی لپیٹ میں ہے اور recession کا شکار ہے، دنیا بھر کی معیشت سُکڑ چکی ہے ان حالات میں پنجاب حکومت کا بجٹ ایک تازہ ہوا کا جھونکا ہے۔ محدود وسائل کے باوجود وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور اُن کی ٹیم نے بہت متوازن بجٹ پیش کر کے پنجاب کے لوگوں کا دل جیت لیا ہے۔ وزیر اعظم کے وژن کے مطابق سادگی کو اپناتے ہوئے 61۔ارب روپے سے زائد کی ضمنی گرانٹ مسترد کی گئی۔ مختلف محکموں کی ڈیمانڈ میں کمی کر کے ایک ارب 50 کروڑ روپے کی بچت کی گئی۔ کاروباری طبقہ کو relief دیا گیا، Rise Punjab کے نام سے جامع حکمت عملی ترتیب دی گئی۔

جناب سپیکر!ہوٹلز، شادی ہالز، کیٹررز وغیرہ پر ٹیکس 16فیصد کی بجائے پانچ فیصد کیا گیا، گاڑیوں کی رجسٹریشن، ٹوکن ٹیکس اور گھروں کے ٹیکسوں میں پہلے سے زیادہ rebateدی گئی۔

جناب سپیکر!سب سے بڑی بات کہ کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا۔Ease of doing businessکے تحت کاروبار کرنے کے لائسنس حاصل کرنے کی فیس zero percentکر دی گئی۔ صوبے کی ترقیاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے innovative financingکے ذریعے پرائیویٹ سیکٹر کو شامل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ صوبہ بھر میں مزدوروں کو relief دینے کے لئے Labour Intensive Programme وضع کئے گئے ہیں۔ ایک ارب 50 کروڑ روپے کی لاگت سے ہنر مند نوجوان پروگرام ترتیب دیا گیا ہے جو TEVTAکی مدد سے چلایا جائے گا۔

جناب سپیکر!وزیر اعظم کی اوّلین ترجیحات میں غریب کو reliefدینے کے لئے پنجاب بجٹ کی ایک اور خوبصورتی یہ ہے کہ پنجاب سوشل پروٹیکشن اتھارٹی کے لئے 4۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ بزرگوں کے لئے باہمت پروگرام، فنکاروں کے لئے صلہ فن، خواجہ سراؤں کے لئے مساوات پروگرام، تیزاب گردی سے متاثرہ خواتین کے لئے نئی زندگی، بیواؤں اور یتیموں کے لئے سرپرست پروگرام جبکہ سویلین شہداء کے لئے خراج الشہداء پروگرام کو باقاعدہ بجٹ کا حصہ بنایا گیا ہے۔ جنوبی پنجاب کی ترقی کے لئے جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ کے قیام کی منظوری اور اس سیکرٹریٹ کو فعال بنانے کے لئے اسامیوں کی منظوری ایک احسن ترجیح ہے۔

جناب سپیکر!سکولوں کی ترقی کے لئے اپ گریڈیشن پر خاص توجہ دیتے ہوئے PEFاور PEIMAکے لئے خاص بجٹ رکھا گیا ہے۔ Religious Tourism کے فروغ کے اقدامات کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!ان بُرے حالات میں نہایت جامع اور خوبصورت بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ اپوزیشن کی طرف سے میرے بھائی جناب خلیل طاہر سندھو نے فرمایا کہ transgenderکا بجٹ میں مذاق اڑایا گیا ہے لیکن میں ان سے کہوں گی کہ آپ لوگوں نے شناختی کارڈ کا criterionہی مقرر نہیں کیا تھا جبکہ ہم نے ان کے لئے مساوات پروگرام ترتیب دیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اپوزیشن کے ایک معزز ممبر نے اپنی تقریر کے دوران پنجابی کا شعر پڑھا جس کا شروع کا مصرعہ "ظلم دا بوٹا پٹنا ای تے مڈھوں پٹ" ہے لیکن ہم یہی تو کر رہے ہیں اور آپ نے جو ظلم کے پودے لگائے ہوئے ہیں انہی کو ہم جڑوں سے اکھاڑ رہے ہیں۔ جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے فرمایا کہ فوراً foreign funding case کھولیں۔ جس کے حوالے سے میں کہتی ہوں کہ کیس کھلا ہوا ہے اور ہمارے ہاتھ صاف ہیں۔ اپنے ملک کے کون سے ایسے وزیر اعظم ہیں جو اپنے ہی لوگوں کے خلاف انکوائری کروائیں حالانکہ اس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔

جناب سپیکر! آپ ارشاد فرمائیے کہ ہم آپ لوگوں کے کون کون سے کیس کھولیں جبکہ سیاہی ختم ہو جائے گی لیکن آپ لوگوں کے کیس ختم نہیں ہوں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سردار اویس احمد خان لغاری، جناب خلیل طاہر سندھو اور سید حسن مرتضیٰ میرے قابل عزت بھائی ہیں۔ انہوں نے گورنمنٹ کو fail کرنے کے لئے اتنے خوبصورت دلائل دیئے لیکن کاش پیپلز پارٹی اور نواز لیگ کی گورنمنٹ میں اس طرح کے دلائل دیئے ہوتے تو آج ملک کو ان حالات کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہوں گی کہ سید حسن مرتضیٰ نے نا صرف ورلڈ کپ کو quote کیا بلکہ دلائل دیتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں نیا پاکستان نہیں چاہئے بلکہ پرانا پاکستان ہی واپس کر دیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ہم آپ کو زرداری اینڈ کمپنی اور میاں محمد نواز شریف برادران کا پاکستان کبھی واپس نہیں کریں گے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ آج ایجنڈے کے مطابق زراعت پر بحث ہے اس لئے میں زراعت کے حوالے سے یہ عرض کروں گا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارا صوبہ پنجاب گندم، چاول آزاد کشمیر سمیت دوسرے صوبوں کو بھی دیتا ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ جتنا اچھا چاول پنجاب کے ضلع سیالکوٹ، گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کا ہے اس سے اچھا اور بہترین چاول دنیا میں کسی جگہ پر نہیں ہے۔ ہمارے اس چاول کو لوگ یہاں سے دبئی لے جاتے ہیں اور وہاں فروخت کر

کے آتے ہیں یہاں تک کہ انڈیا بھی ہمارے خوشبودار چاول کو اپنے بیگ میں ڈال کر دوسرے ممالک کو بیچتا ہے۔ انڈیا اپنے کسان کے لئے بہت آسانیاں پیدا کرتا ہے اسی لئے وہ کسان کو بجلی اور تمام زرعی آلات کے معاملے میں بہت زیادہ سپورٹ کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے ہریانہ کے لوگوں سے پوچھا کہ آپ کو بجلی کا بل کتنا آتا ہے تو انہوں نے کہا کہ 10 horsepower motor پر تین یا چار سو روپے بل آتا ہے لیکن ہمارے ہاں 10 horsepower کی موٹر والے کسان کو بل ادا کرنا مشکلات پیدا کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ مہربانی فرما کر فیڈرل گورنمنٹ کو لکھیں کہ per horsepower آٹھ سو سے ایک ہزار روپے تک بل کر دیا جائے جو کسان کے لئے فائدہ مند ہو گا اور ہماری پیداوار میں انشاء اللہ بہت زیادہ اضافہ ہو گا۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ ہماری ریسرچ میں بہت کمی آ رہی ہے۔ اس بجٹ کے حوالے سے مجھے بتایا گیا ہے کیونکہ میں خود ضرب تقسیم کا کام نہیں کرتا البتہ میں اپنے دوستوں سے رابطہ ضرور رکھتا ہوں۔ انڈیا کا کاشتکار اپنی فصل سے تقریباً 40 سے 55 من چاول فی ایکڑ نکالتا ہے لیکن ہماری اوسط 32 سے 35 من فی ایکڑ تک جاتی ہے۔ ہمارا اتنا بہترین چاول ہے جو دنیا میں کہیں موجود ہے اور نہ ہی اتنی اچھی زمین کہیں پر ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہم چناب کی طرف لائیوسٹاک کی بات کیا کریں کیونکہ پاکستان کے علاوہ دنیا کے کسی ملک میں اتنی اچھی بھینس ہے، گائے ہے اور نہ ہی اتنی اچھی بکری ہے۔ چناب کی گھوڑی جیسی گھوڑی تو دنیا کے کسی حصے میں ہو ہی نہیں سکتی۔ بدقسمتی سے ہم ان چیزوں کی ریسرچ میں بہت پیچھے ہیں۔ میرے ساتھی نے مجھے بتایا کہ آپ نے اس کی ریسرچ کے لئے بجٹ میں پیسا بھی نہیں رکھا جس پر مجھے بڑا افسوس ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں کہ ہم سب اللہ کے فضل و کرم سے کورونا وائرس کے issue میں حکومت کے ساتھ ہیں اور سارے پاکستانی کورونا کے معاملے میں سب اکٹھے ہیں۔ جس طرح انڈیا نے کشمیر میں ہمارے کشمیری بھائیوں کے ساتھ ظلم کیا ہے اور جس طرح کی حرکات کر رہا ہے انشاء اللہ اس کو منہ کی کھانی پڑے گی لیکن الحمدللہ 28۔ مئی 1998 میں اللہ کے فضل سے پاکستان کے اُس وقت کے وزیراعظم اور میرے قائد نے اس ملک کو ایک ایٹمی قوت بنایا

جس میں ہم تمام پاکستانی ایک ہیں۔ جب خدانخواستہ انڈیا نے ایسی کوئی حرکت کی تو ہم انشاء اللہ من حیث القوم اس کا جواب دیں گے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات بھی بتاتا چلوں کہ ہمارے موجودہ صدر مسلم لیگ (ن) جب وزیراعلیٰ پنجاب تھے تب انہوں نے میگا پراجیکٹس میں اللہ کے فضل و کرم سے negotiations کے ذریعے اس قوم کا 682۔ارب روپیہ بچایا ہے۔

جناب سپیکر! ہم آپ سے کہتے ہیں کہ مقابلہ ضرور کریں لیکن ہم نے 93 دنوں میں ڈینگی کا خاتمہ کر دیا تھا۔ ڈینگی کے حوالے سے سری لنکا سے یہاں ٹیم آئی تھی۔ میں 2012 میں خود سری لنکا گیا تھا تب میں نے اُن کا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے ٹیم بھیجی اور ڈینگی کا خاتمہ ہوا لیکن انہوں نے کہا کہ میں تو حیران ہوں کہ آپ کا وزیراعلیٰ ایسا ہے کہ وہ نالیوں کے اوپر بیٹھ کر دیکھتا تھا کہ کہیں یہاں پر ڈینگی مچھر تو نہیں ہے اور آپ نے تو 93 دنوں میں ڈینگی مچھر ختم کر دیا ہے جبکہ ہم دس سالوں سے لگے ہوئے ہیں لیکن یہ ختم نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میں ریسرچ میں اپنے بھائیوں سے پھر کہوں گا کہ ایگریکلچر کی ریسرچ کے لئے آپ کے پاس سائنسدان ہیں، 1961 میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد قائم ہوئی تھی تو اس زمانے میں پہلے maxipak گندم آئی جس سے انہوں نے اچھا بیج بنایا لیکن اس کے بعد اب downfall شروع ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! آپ مہربانی کر کے اس کی وجوہات جانیں کہ اس میں کیا ہوا اور گندم کی پیداوار کیوں زیادہ نہیں ہو رہی اس لئے اپنی ریسرچ کی طرف دھیان دیں۔ آپ کا بہت شکریہ اور اللہ حافظ۔ پاکستان زندہ باد

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شمیم آفتاب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ مومنہ وحید!

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں معذرت کرنا چاہوں گی کیونکہ میں آج کوئی خاص تیاری کر کے نہیں آئی اور میرا نام کل کے لئے تھا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ سید علی حیدر گیلانی!

سید علی حیدر گیلانی: الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ امابعد

جناب سپیکر! بہت شکریہ۔It's good to have you back میں دعا کرنا چاہتا ہوں ان تمام افراد کے لئے، ان تمام پاکستانیوں کے لئے جو کہ کورونا کی وبا میں مبتلا ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت یاب کرے اور ان تمام افراد کے لئے جو کہ کورونا کے باعث جاں بحق ہو چکے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔(آمین)

لفظوں کے بیچتا ہوں پیالے خرید لو
شب کا سفر ہے کچھ تو اُجالے خرید لو
مجھ سے امیر شہر کا ہو گا نہ احترام
میری زباں کی خاطر تالے خرید لو

جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ میرا اور میرے آباؤ و اجداد کا تعلق جنوبی پنجاب سے ہے اور جو خطہ دہائیوں سے محرومیوں کا شکار ہے۔ میرے خطے کی پسماندگی دور کرنے کے لئے علیحدہ صوبے کا قیام میرے وسیب کے چار کروڑ عوام کا متفقہ مطالبہ ہے۔

جناب سپیکر! الیکشن 2018 میں پی ٹی آئی نے عوام کے ساتھ یہ وعدہ کیا کہ وہ 100 دن میں تمام رکاوٹیں دور کر کے جنوبی پنجاب کو الگ صوبہ بنانے کے لئے عملی اقدامات کرے گی۔ 100 دن چھوڑیں اب تو 600 دن ہو گئے ہیں لیکن اب حکومت اپنا وعدہ پورا کرنے کی بجائے سیکرٹریٹ بنانا چاہتی ہے تو ہم اس سیکرٹریٹ کو مسترد کرتے ہیں کیونکہ سیکرٹریٹ کبھی صوبے کا متبادل نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر! ہم کسی کی رعایا نہیں ہیں اور ہرگز کسی کی رعایا بھی نہیں بنیں گے۔ ہمیں اپنا پورا حق چاہئے، ہمیں اپنی اسمبلی چاہئے، اپنا وزیر اعلیٰ چاہئے، اپنا سپیکر چاہئے، ہمیں اپنا پبلک سروس کمیشن چاہئے، ہائی کورٹ اپنی چاہئے، سینیٹ میں ہمیں اپنا حصہ چاہئے اور سب سے بڑھ کر این ایف سی ایوارڈ میں بھی اپنا حصہ چاہئے۔ پنجاب کے بجٹ میں ہر سال جنوبی پنجاب کے لئے اربوں روپے کے منصوبوں کے اعلانات کئے جاتے ہیں مگر پورا سال گزرنے کے باوجود فنڈز release نہیں ہو پاتے اور ہمارا ترقی کا خواب صرف خواب ہی بن کر رہ جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ جنوبی پنجاب سے تعلق رکھنے والے ممبران اسمبلی پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے جو یہ make sure کرے کہ جنوبی پنجاب کے لئے جو فنڈز allocate کئے جا رہے ہیں وہ release بھی ہوں۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب میں پہلے ہی پسماندگی اور محرومی عروج پر تھی کہ اوپر سے کورونا کی وبا اور ٹڈی دل کی آفت نے ہمیں مفلوک الحال کر دیا ہے۔ ہمارے لاکھوں کسان اور محنت کش فاقہ کشی سے گزر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ ہمارے خطے کو آفت زدہ قرار دے کر تمام taxes اور تمام چھوٹے قرضے معاف کر دیئے جائیں اور چھوٹے کسانوں کو بلا سود قرضے دیئے جائیں تاکہ وہ اپنی زمینوں کو پھر سے آباد کر سکیں۔

جناب سپیکر! نشتر ہسپتال جنوبی پنجاب کا سب سے بڑا سرکاری ہسپتال ہے۔ یہاں پر وزیر صحت موجود نہیں ہیں لیکن میں اس معزز ہاؤس میں آپ کی وساطت سے حکومت کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو free testing کی facility وہاں پر موجود تھی وہ پچھلے دس روز سے ختم کر دی گئی ہے اور اب وہاں پر کورونا کے مریضوں کے ٹیسٹ نہیں ہو رہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ وہاں پر وینٹی لیٹرز بھی موجود نہیں ہیں۔ میری آپ کی توسط سے حکومت سے گزارش ہو گی کہ نشتر ہسپتال کو جلد از جلد وینٹی لیٹرز مہیا کئے جائیں اور انہیں کورونا کی kits دی جائیں تاکہ غریب عوام کے free test کئے جا سکیں۔

جناب سپیکر! وفاقی حکومت نے این ایف سی ایوارڈ کے divisible pool میں سے تمام صوبوں کے فنڈز کاٹ لئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں حکومت سے اور وزیر خزانہ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس ناانصافی کے خلاف آواز بلند کریں اور سندھ کی طرح اس این ایف سی ایوارڈ کو مسترد کر کے اپنے حصے کا مطالبہ کریں۔ وزیر خزانہ یہاں سے چلے گئے ہیں لیکن میں ان سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 10 فیصد اضافہ ہو جاتا تو کون سا پہاڑ گر جانا تھا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توسط سے حکومت سے request کروں گا کہ اپنے اس فیصلے پر نظر ثانی کرے۔

جناب سپیکر!میں پہلے بھی یہ گزارش کر چکا ہوں کہMultan is the fourth largest tax paying city of Pakistanاور ملتان کی عوام کا یہ دیرینہ مطالبہ ہے کہ ملتان کو بگ سٹی الاؤنس دیا جائے اور ملتان کے لئے تمام بگ سٹی الاؤنسزannounce کئے جائیں۔

جناب سپیکر!میں آج دوبارہ آپ کی توسط سے وزیر خزانہ سےrequest کروں گا کہ اس بات پر بھی عملدرآمد کریں۔

جناب سپیکر!میں آخر میں اپنے وسیب کی طرف سے اور وسیب کے لوگوں کی طرف سے آپ کی نذر چند شعر کرنا چاہتا ہوں جس کی آپ کو ضرور سمجھ آئے گی:

جتھوں خس خیرات دا نئیں ملدا
کھڑ جھولی جھل ساڈے کیں لیکھے
ساکوں لوڑ ہے قطرے قطرے دی
ہووے پار تو چھل ساڈے کیں لیکھے
منگوں اج دی روٹی حاتم توں
آکھے اج نہ کل ساڈے کیں لیکھے
ساڈے سر تے شفقت چھاں کائنی
اوندے شیش محل ساڈے کیں لیکھے
بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ عائشہ نواز!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔جی،محترمہ عائشہ اقبال!

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر!شکریہ۔آپ نے مجھے ٹائم دیا۔میں سب سے پہلے اپنی حکومت کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ اتنے بُرے حالات میں ہماری حکومت نے اتنا متوازن بجٹ پیش کیا ہے اور یہ بجٹ ایسا ہے کہ آنے والے دنوں میں ملکی تقدیر بدل دے گا۔

جناب سپیکر!کوشش کی گئی ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ ٹیکس نیٹ میں آئیں کیونکہ جب تک لوگ ٹیکس نہیں دیں گے تو کوئی بھی حکومت کچھ نہیں کر سکتی تو یہ بجٹ ایسا ہے کہ آنے والے وقت میں ایسی چیزیں نظر آئیں گی۔

جناب سپیکر! ہماری اپوزیشن کی طرف سے بجٹ پر بہت زیادہ تنقید کی جارہی ہے کہ ہم نے سرکاری ملازمین کی تنخواہیں نہیں بڑھائیں تو سعودی عرب جیسے ملک میں value-added tax تین گنا بڑھا دیا گیا ہے اور سرکاری ملازمین کو ملنے والے رہائشی الاؤنس کو معطل کیا گیا ہے جبکہ ایسے حالات میں پاکستان جیسے ملک میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں حالات خراب ہیں تو ایسے بیانات دے کر سرکاری ملازمین کو حکومت سے بددل کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے اس بجٹ میں جو سب سے اچھا پوائنٹ نظر آیا وہ Ease of doing business کا ہے، جو فیس ختم کی ہے تو یہ اچھا اقدام ہے۔According to World Bank بڑی biggest jump ہے کیونکہ جب اس کی فیس ختم ہوگی تو لوگ اپنے نئے کاروبار شروع کریں گے۔ جب تک لوگ نئے کاروبار شروع نہیں کریں گے تو اس وقت تک ملک کی economy صحیح نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ ایک اہم قدم ہے جس کے لئے 25۔ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک بات آپ سے کہوں گی اور درخواست بھی کروں گی کہ اسمبلی میں جو بھی بات ہو وہ غلط نہیں ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میری اپنے علاقے کے کورونا مریضوں کے لئے پرسوں کمشنر صاحب سے بات ہوئی تو انہوں نے مجھے جو سٹیٹمنٹ دی اس حساب سے 30 فیصد بیڈز available ہیں جبکہ یہاں پر ہر کوئی کہتا ہے کہ بیڈ کوئی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ آپ اس کی تحقیق کریں کہ کمشنر نے مجھے غلط سٹیٹمنٹ دی ہے یا اپوزیشن غلط گائیڈ کرتی ہے۔ بقول کمشنر تیس فیصد بیڈز خالی ہیں اور جو بھی مریض میں بھیجتی ہوں تو اسے بیڈ مل جاتا ہے اس کی آپ ضرور تحقیق کریں۔ ہماری اسمبلی سے غلط بیانی نہیں ہونی چاہئے کیونکہ ہماری بات سارا ملک سنتا ہے۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب میں سیکرٹریٹ کا قیام بہت زبردست ہے۔ اس سے لوگوں کو لاہور نہیں آنا پڑے گا، لاہور پر بوجھ کم ہو گا اور وہاں کے لوگوں کے لئے آسانی ہو گی۔ یہ بہت زبردست اقدام ہے۔ مجھے سب سے زیادہ خوشی یہ ہے کہ plantation کے لئے 9۔ارب روپے رکھے ہیں۔ جس وقت ہم اسمبلی میں آئے تھے ہمارا air index 400 تھا، کل ہمارا air index

149 تھا۔ ہم نے اتنی زیادہ plantation کی ہے اور انشاء اللہ کریں گے جس سے ہمارے آنے والے بچے اور ہم صاف ہوا لے سکیں گے۔ یہ ہمارا سارا بجٹ ایسا ہے جو آنے والے وقت کے لئے ہے اور ہمارے ملک کی تقدیر بدل دے گا۔ یہ ایسا بجٹ نہیں ہے کہ ہمیں پیسے ملیں اور ہم جا کر بریزے کا سوٹ خرید لیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے ایک ارب روپیہ رکھا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! wind up کریں آپ کے پاس last 30 seconds ہیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں آپ سے صرف یہ کہوں گی کہ اس بجٹ میں آبادی کے پھیلاؤ کے لئے کچھ نہیں رکھا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کروں گی کہ اس مسئلے کے لئے کچھ کریں کیونکہ ہمارے منصوبے اس وقت تک پورے نہیں ہو سکتے جب تک ہم آبادی کو کنٹرول نہ کر لیں۔

جناب سپیکر! میری یہ درخواست ہے کہ سوشل میڈیا کو بھی کنٹرول کیا جائے اس میں جھوٹی ویڈیوز ڈالی جا رہی ہیں۔ یہاں سے بھی بھائی کہہ رہے ہیں کہ لوگوں کو زہر کے انجکشن لگا کر مارا جا رہا ہے۔ اس چیز کو کنٹرول کریں، ہماری معصوم عوام ہے اس کو حکومت کی طرف سے بدگمان کیا جا رہا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ مجھے افسوس ہے کہ میں آج ایسے بجٹ پر اظہار خیال کر رہا ہوں جس کو ایک ایسے وزیر نے پنجاب اسمبلی میں پیش کیا ہے جس کو خود احتساب کے کٹہرے میں کھڑا ہونا چاہئے تھا۔ یہ کہانی پھر کسی وقت سہی کہ وزیر خزانہ کی فیملی کے اثاثے سیاست میں آنے سے پہلے صرف چھ کروڑ تھے اور آج ان کے اثاثے 100۔ ارب سے زائد کس طرح ہوئے یہ ملتان نیب کی انکوائری رپورٹ میں درج ہے۔

جناب سپیکر! اب میں بجٹ کی طرف آتا ہوں۔ گزشتہ بیس سے بائیس ماہ کے دوران پاکستان کے اوپر تین مصیبتیں نازل ہوئی ہیں اور ان مصیبتوں نے پاکستان کا کچھ نہ کچھ کھایا ہے۔ پہلی مصیبت جناب عمران خان کی پی ٹی آئی حکومت کی صورت میں نازل ہوئی جس نے پاکستان کی

معیشت کو کھایا۔ دوسری مصیبت کورونا کی صورت میں نازل ہوئی جو پاکستانی عوام کی صحت اور انسانی جانوں کو کھا رہی ہے اور تیسری مصیبت ٹڈی دل ہے جو ہماری فصلوں اور اناج کو کھا رہی ہے۔

جناب سپیکر! ویسے تو بجٹ کا ہر پہلو ہی اہم ہوتا ہے لیکن جو بھی بجٹ بنتا ہے وہ شاید اعداد و شمار کا ایک گورکھ دھندا تو ہوتا ہی ہے لیکن عوام کے سمجھنے کے لئے کہ یہ آمدن اور اخراجات کا ایک حساب کتاب یا تخمینہ ہوتا ہے۔ صوبوں کی آمدن زیادہ تر وفاق سے آتی ہے۔

جناب سپیکر! ابھی آپ پچھلے سال دیکھ لیں کہ ہمیں Federal Divisible Pool سے جو تخمینہ لگا کر دیا گیا وہ 1601۔ ارب روپے تھا جو پنجاب حکومت کو دیا جائے گا۔ اس کو base بنا کر پنجاب حکومت نے پچھلے سال کا بجٹ تیار کیا اور پھر end پر یہ ہوا کہ پنجاب حکومت کو 1601۔ ارب کی بجائے 1127۔ ارب روپے وصول ہوئے۔ اس طرح یہ کٹ 474۔ ارب روپے کا تھا۔ جب صوبے کو 475۔ ارب روپے کم ملیں گے تو وہ کٹ ہر ڈیپارٹمنٹ کی طرف شفٹ ہوگا اور پھر صورتحال یہ ہو جائے گی کہ کہیں کرنے کو کچھ نہیں بچے گا۔

جناب سپیکر! اس سال کا جو تخمینہ لگایا گیا وہ Federal Divisible Pool سے یہ کہا گیا کہ ہمیں 1433۔ ارب روپے وصول ہوں گے۔ پنجاب کا سارا بجٹ اس مفروضے کے pillar پر کھڑا ہے۔ چونکہ ہمارا link federation کے ساتھ ہے اس لئے فیڈرل گورنمنٹ کی جو غلط بیانی اور جھوٹ ہے مجھے اس پر بھی نظر ڈالنی ہے۔ پچھلے سال وفاقی حکومت نے کہا کہ ہم 5500۔ ارب روپیہ اکٹھا کریں گے پھر تین ماہ بعد ہی اس کو revise کیا اور کہا کہ یہ 5500۔ ارب روپے ہم سے اکٹھے نہیں ہوں گے۔ یہ ٹارگٹ revise کیا جائے اور وہ اسے تقریباً 4500۔ ارب روپے پر لے کر آئے۔ سال کے آخر میں جو figure پیش کی گئی وہ 3800 سے زیادہ کی تھی۔

جناب سپیکر! یہ پچھلے سال کی کارکردگی تھی۔ اس سال جبکہ کورونا بھی ہے جبکہ ملک میں business activity بھی متاثر ہوئی ہے اس صورت میں وفاقی حکومت نے یہ ٹارگٹ دیا ہے کہ ہم اس سال 5000۔ ارب روپے کا ٹیکس collect کریں گے۔ یہی وہ fault line ہے جہاں پر چاروں صوبے اس سے متاثر ہوں گے۔

جناب سپیکر! اس وقت شروع سال سے ہی ماہرین کہہ رہے ہیں کہ یہ ٹیکس زیادہ سے زیادہ4000۔ارب سے زیادہ collect نہیں ہو سکتا۔ جب یہ 4000۔ارب روپے collect ہو گا تو پھر جس بجٹ کی آج ممبران خوشامد کر رہے ہیں، جس کی تعریفیں کر رہے ہیں یہ سارے figure مصنوعی اور مفروضوں پر مشتمل ہیں اس لئے ان سے کچھ نہیں نکلے گا لیکن مجھے حیرت ہے کہ پنجاب کے وزیر خزانہ اور حکومت نے surplus بجٹ دے دیا۔ اگر یہ مان بھی لیں کہ انہوں نے کوئی 100۔ارب روپے سے زیادہ کا surplus بجٹ دیا ہے تو پھر اس کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں۔ پہلی وجہ یہ کہ پنجاب کی صوبائی حکومت کو خود وفاقی حکومت کے اعداد و شمار پر یقین نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ان کو یہ یقین ہے کہ وفاقی حکومت جھوٹ بول رہی ہے، یہ 5000۔ارب روپے collect نہیں کرے گی اس لئے انہوں نے حفاظتی اقدامات کے طور پر کوئی سوا سو ارب روپے کا کمیشن رکھا ہے کہ جب وہاں سے کٹ لگے گا تو وہ اس کا بیلنس کر سکیں گے۔

جناب سپیکر! دوسری صورت مجھے خوش گمانی بھی ہونی چاہئے کہ واقعی یہ surplus بجٹ ہے تو پھر میں تجویز دیتا ہوں کہ اگر یہ سوا سو ارب روپے کا surplus بجٹ ہے تو پھر اس پر دو کام کئے جائیں۔ پہلا کام کہ جس طرح سندھ حکومت اور گلگت بلتستان حکومت نے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کیا ہے پنجاب حکومت بھی اس surplus بجٹ میں سے تنخواہوں میں اضافہ کرے۔

جناب سپیکر! میری دوسری تجویز یہ ہے کہ اسی surplus بجٹ سے ایم پی ایز کے حلقوں میں ترقیاتی کاموں کو بھی کروایا جائے۔

جناب سپیکر! میں ڈویلپمنٹ بجٹ پر بات کروں گا۔ ہمارے دور میں آخری ڈویلپمنٹ بجٹ تقریباً 635۔ارب روپے کا تھا اور اب انہوں نے اس کے لئے 337۔ارب روپے رکھا ہے۔ یہ میری بات نوٹ کر لیں کہ یہ بجٹ 337۔ارب روپے کا نہیں ہو گا اور یہ کسی صورت سال کے end میں 200۔ارب سے زیادہ figure نہیں آئے گا۔

جناب سپیکر! تیسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں کہ جس سے بارہ کروڑ عوام متاثر ہوتے ہیں وہ مہنگائی اور بے روزگاری ہے۔ اب مہنگائی جس کی شرح ہمارے دور حکومت میں چار فیصد تھی انہوں نے آتے ہی اس کو jump کیا اور double figure میں لے گئے جو کہ 14 فیصد ہے۔

مہنگائی سے عوام تڑپ رہے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ مجھے صرف دو منٹ اور دے دیں۔ یہ bell disturb کرتی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ wind up کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں۔ یہ مہنگائی چار فیصد جو ہم چھوڑ کر گئے تھے یہ 14 فیصد پر لے گئے۔ جہاں تک بے روزگاری کا تعلق ہے یہ تو آئے تھے 100 کروڑ نوکریاں دینے لیکن اس کے بجائے پاکستان میں جو بے روزگاری 50 لاکھ تھی یہ اس کو ایک کروڑ سے بڑھا گئے ہیں۔ ہم روزانہ اپنی زندگی میں اس کا مظاہرہ بھی دیکھتے ہیں کہ اگر کسی دکان پر چلے جائیں تو وہ دکاندار کہتا ہے کہ پہلے میرے پاس چھ لوگ کام کرتے تھے اب دو کام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک جگہ پر گیا تو وہاں بندہ کہتا ہے کہ پہلے میرے پاس دو لوگ کام کرتے تھے اب چھ لوگ کام کرتے ہیں تو مجھے حیرت ہوئی، وہ جگہ قبرستان تھی اور بندہ گورکن تھا۔

جناب سپیکر! اس نے کہا کہ پہلے ہم اس قبرستان میں دو بندے کام کرتے تھے اور اب چار بندے مزید hire کئے ہیں اب چھ بندے کام کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ wind up کر لیں last 30 second ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آخری بات تو میں نے یہی کرنی تھی کہ اس حکومت کا ایک وتیرہ بن گیا ہے کہ دو سال بعد بھی یہ کہتے ہیں کہ پچھلی حکومت، پٹرول غائب، پچھلی حکومت، آٹا غائب، پچھلی حکومت، چینی غائب پچھلی حکومت اور اب کورونا کی وجہ سے یہ دو چیزیں اور اس گردان پر لے آئے ہیں۔ اب جو نالائقی ہے کورونا، جو نالائقی ہے کورونا، اب تو ایک وزیر نے تیسری چیز کو شامل کر دیا وہ پاکستانی قوم جو عظیم کہلاتی تھی اب وہ جاہل ہو گئی ہے۔ حکمران ٹھیک ہیں عوام جاہل ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر! آخر میں، میں ان کی صرف good governance پر بات کروں گا کہ جب 100 سے زیادہ ڈی سی، ڈی پی او کے تبادلے کئے جائیں، جناب عمران خان تو کہتے تھے کہ right man for the right job. لیکن یہاں بالکل الٹ ہو رہا ہے اور جس کا فرض ہے کہ وہ

ادا نہیں کر رہا ہے۔ اس شعر کے ساتھ اس حکومت کی جو اس وقت composition ہے وہ کچھ اس طرح سے ہے کہ:

لنگڑے کھیڈن کوڈیاں تے گنجے کڈن چیر
انے تکن فلماں تے تھتھے گاون ہیر
منگتے کرن حکومتاں تے ٹھگ بنے وزیر
بندے بھکے پھر دے تے کتے کھاون کھیر
نیڑے ہو کے سن رہا ہو چلی ساڈی اخیر

جناب سپیکر! یہ ہے غریب کی فریاد جو اس ایوان میں میں پہنچانا چاہتا ہوں اور آخر میں صرف اپنے لیڈر کی ایک بات، میاں محمد نواز شریف کی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آخری بات، جب بھی ان کی تصویر آتی ہے یہاں ہل چل مچ جاتی ہے لیکن یہاں صرف تصویر سے ہل چل مچ جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میاں محمد نواز شریف کو اس ملک میں پہلی بار پابند سلاسل نہیں کیا گیا ان کو ہتھکڑیاں لگا کر کبھی ہائی جیکر بنا کر ملک سے باہر بھیجا گیا اور کبھی ان کو اقامہ پر نااہل کیا گیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب سمیع اللہ خان! تشریف رکھیں۔ محترمہ سبرینہ جاوید!

محترمہ سبرینہ جاوید: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔

جناب سپیکر! میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع فراہم کیا۔ وزیر اعلیٰ اور ہمارے وزیر خزانہ نے جو اتنی بُری معیشت کے ہوتے ہوئے پنجاب اور پاکستان کے لئے سرپلس بجٹ بنا کر دیا اس پر پی ٹی آئی اور تمام اتحادی اس کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں اور سرپلس بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔

جناب سپیکر! ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں 20 percent allocated sales tax zero کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا اس پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ stamp duty five percent سے one percent decrease کر کے construction industry کو facilitate کیا گیا۔

Mr Speaker! General Public Service has been increased by 3.1 percent and education by 18 percent. Rs.7.1 billion have been allocated for Women Development and Population Welfare and Rs.1 billion for Naya Pakistan Housing Programme.

جناب سپیکر! لیبر ویلفیئر کے لئے اس بجٹ میں جتنی بڑی مد رکھی گئی ہے اور ان کی حوصلہ افزائی کی ہے وہ خراج تحسین ہے۔۔۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! Transgender کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے اور اس سے پہلی حکومتوں نے ان کی شناخت ان کو نہیں دی۔ پی ٹی آئی گورنمنٹ نے ان کو ایک شناخت دی اور اس کو باقاعدہ طور پر تسلیم کرتے ہوئے ان کے لئے بجٹ کی خطیر رقم مختص کی۔

جناب سپیکر! پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ میں بھی ہمارے وزیر خزانہ نے محنت کی اور ایک معقول بجٹ بنایا Rs.943 million has been invested in infection control. میں بہت خوش ہوں کہ ہماری پی ٹی آئی گورنمنٹ اتنی مشکلات کے باوجود اپوزیشن کی بے انتہا مخالفت کے باوجود اور اتنی ناگہانی آفات کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انہیں ہمت اور توفیق دی کہ وہ نچلے طبقہ کے شہری تک پہنچے اور اس کو ہر شعبہ میں facilitate کریں۔ جیسا کہ ہمارے اپوزیشن کے بہن بھائی کھڑے ہو کر اس بجٹ پر تنقید کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! تنقید کرنا بہت آسان ہے لیکن کیا یہ ماضی کے flaws بھول گئے ہیں جس طرح انہوں نے پاکستان کے عوام کو نئے بجٹ اور پروگرامز دے کر اپنے کمیشن کھائے۔ صرف وہ کاغذی کارروائی دکھائی لیکن implementation onground کچھ نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میں پھر ایک دفعہ اپنے وزیر خزانہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

پاکستان پائندہ باد

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: اعوذباللہ من الشیطن الرجیم۔بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کو کورونا سے صحت یاب ہونے کی مبارکباد دیتا ہوں اور جو حالات یہاں پر ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اللہ نے آپ کو نئی زندگی دی ہے۔

MR DPEUTY SPEAKER: We are warriors.

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اگر بجٹ کی طرف آئیں تو یہ بجٹ پر جو تقاریر ہو رہی ہیں اصولاً تو یہ تقاریر نہیں ہونی چاہئے تھیں کیونکہ یہ بجٹ ایک ایسا بجٹ ہے جو حکومت نے نہیں بنایا۔

جناب سپیکر! پہلی دفعہ تاریخ میں آئی ایم ایف کا بجٹ آئی ایم ایف کے بیٹھے ہوئے نمائندوں نے بنایا اور یہی وجہ ہے کہ پری بجٹ سیشن اس اسمبلی میں نہیں کرایا گیا۔ ہم احتجاج کرتے رہے، ہم نے حکومت سے کہا کہ پری بجٹ سیشن جس میں ممبران کی input لے کر بجٹ بنایا جاتا ہے یہ ایک ایسا بجٹ ہے جس میں پنجاب اسمبلی کے ممبران کی input نہیں لی گئی اور یہ اس اسمبلی کے منہ پر ایک بدنما دھبہ ہے۔ یہاں پر ممبران کو پوچھا نہیں گیا اور بجٹ لے کر آ گئے۔

جناب سپیکر! اس بجٹ کے اندر یہ باتیں میں ابھی سن رہا تھا ہمیں جھوٹ اتنا بولنا چاہئے جتنا برداشت ہو جائے۔ آج جو یہ بجٹ دیا گیا۔ جنوبی پنجاب کا نعرہ لگانے والے جو بات کرتے تھے۔ ہم نے 2018 کا 365 بلین کا بجٹ دیا اُس میں 32 فیصد کے حساب سے 228 بلین جنوبی پنجاب کے لئے بجٹ تھا جب کہ پچھلے سال پنجاب کا ڈویلپمنٹ بجٹ 350۔ارب کا دیا گیا اُس میں سے جو utilize کیا گیا وہ 138۔ارب روپے تھا اور اگر 40 فیصد روپے کی devaluation کو ڈالیں تو وہ 138۔ارب روپے نہیں بنتا وہ 125 یا 130 بنتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ جنوبی پنجاب کا نعرہ لگانے والے ہیں، جتنا پیسا ہم جنوبی پنجاب کو دیتے تھے نئے پاکستان میں اُتنا پیسا یہ پورے پنجاب کو نہیں دے سکے، یہ شرم کی بات ہے۔ ہاں انہوں نے پیسا دیا وزیر اعلیٰ کا 58 کروڑ کا فنڈ تھا اُس کو 78 کروڑ کا فنڈ دیا گیا۔

جناب سپیکر! دس سال کی تاریخ میں، ہمارے پچھلے دس سال میں زیادہ سے زیادہ دس کروڑ منسٹرز کا خرچہ تھا یہاں پر 200 فیصد اضافے کے ساتھ 30 کروڑ سے اوپر منسٹرز پر خرچ کیا گیا۔ عوام کو بھوکا مارا گیا اور اشرافیہ کی جو جناب عمران خان بات کرتا تھا، جو نئے پاکستان کی بات کرتا تھا، جو ایک نہیں دو پاکستان کی بات کرتا تھا ہمیں اُس میں دو پاکستان نظر آئے۔

جناب سپیکر! یہاں پر زراعت کے اوپر اگر بات کریں تو ٹڈی دل کے حوالے سے ہم پچھلے سیشن میں بھی چیخ چیخ کر کہتے رہے کہ ٹڈی دل جو آیا ہے وہ دو اضلاع میں ہے اگر دس کروڑ کا سپرے کر دیں تو ٹڈی دل پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ آج پاکستان کے پچاس اضلاع میں ٹڈی دل پھیل چکا ہے۔ آج جو چالیس فیصد سے زیادہ ہمیں نظر آ رہا ہے کہ ہماری ربیع اور خریف کی جو فصلیں ہیں دونوں میں shortfall نظر آ رہا ہے اور آج میری بات نوٹ کر لیں، آئندہ آنے والے مہینوں میں گندم، دالیں، چنا اور یہ جو آئل سیڈز ہوتے ہیں ان سب کی قیمت میں آپ کو اضافہ نظر آئے گا اس کا ذمہ دار کون ہے؟ نااہل اور نالائق لوگ جنہوں نے صرف یہ نہیں دیکھا کہ وژن کیا ہے، آگے کیا کرنا چاہئے اس کے اوپر میں آج بتا رہا ہوں کہ references بھی بنیں گے اور جو اربوں کھربوں روپے کا پنجاب کو ایک سازش کے تحت نقصان پہنچایا گیا ہے اس کا جواب دینا ہو گا۔

جناب سپیکر! یہاں پر ہیلتھ کی بات کی جاتی ہے، کورونا کی بات کروں گا جناب ڈپٹی سپیکر آپ خود اس وبا کو بھگت کر آئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر کہوں گا کہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ آج کورونا کے مریضوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جا رہا ہے؟ 90 کروڑ روپیہ جس ایکسپو سنٹر کے اوپر لگایا گیا ابھی میرے ساتھ چلیں کیا وہ چل رہا ہے یا بند پڑا ہے وہاں پر گندگی کا ڈھیر نظر آئے گا۔

جناب سپیکر! اس حکومت کی ترجیح کیا ہے وہ اختر مینگل صاحب نے بتا دی اختر مینگل صاحب نے کہا کہ کورونا کو پاکستان میں import کیا گیا، کورونا کو روکا جا سکتا تھا صرف اس لئے import کیا گیا کہ بھیک مانگنے والوں اور چندہ اکٹھا کرنے والوں کی حکومت آ گئی ہے۔ وہ اس میں بھی چندہ اکٹھا کرنا چاہتے ہیں، وہ اس میں بھی پیسے اکٹھے کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! ایجوکیشن کی بات کروں تو ہم نے سکول ایجوکیشن کا جو 2018 کا ڈویلپمنٹ کا بجٹ دیا تھا وہ اُس وقت 52۔ارب روپے دیا تھا جو اب 27۔ارب روپے ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! آج PEEF جیسے پروگرام (پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ) جس کے تحت ہمارے وہ بچے اور بچیاں جن کی تعلیم کی کفالت وہ خود نہیں کر سکتے تھے اُن کی تعلیم کی کفالت حکومت پنجاب لے لیتی تھی اس بجٹ میں PEEF کے فنڈ میں ایک پیسا نظر نہیں آیا، مجھے اس کے اندر کوئی اضافہ نظر نہیں آیا، کیا اُن بچے اور بچیوں کا حق مار دیا گیا ہے؟ جہاں پر جو بچے toppers ہوتے تھے جن کو ہم دنیا کی بہترین یونیورسٹیز میں لے کر جاتے تھے، جن کو ہم پی ایچ ڈی کے لئے scholarships دیتے تھے وہ scholarships بند کر دیئے گئے ہیں اور تعلیم کے دروازے بند کر دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی کہوں گا کہ زیور تعلیم جنوبی پنجاب کے اندر ہم نے شروع کیا وہ بچیاں جو تعلیم حاصل نہیں کر سکتی تھیں جن کو ہم stipend دیتے تھے وہ stipend بھی بند کر دیا گیا، یہ تعلیم دشمن حکومت ہے۔

جناب سپیکر! پنجاب ایجوکیشن فاونڈیشن کے لوگ روز آکر یہاں پر احتجاج کرتے ہیں مجھے بتا دیں پچھلے دو سال میں کوئی ایک نیا سکول بنایا ہو، ایک نیا کالج بنایا ہو، ایک نئی یونیورسٹی بنائی ہو، ہاں یونیورسٹیز کو بھی کہہ دیا کہ چندہ مانگیں، یونیورسٹیز کو کہا تمہارا بجٹ کم کر رہے ہیں چندہ مانگ کر پورا کرو اور اب ایک legislation لے کر آئیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں آج آپ کو بتا رہا ہوں ہم اُس کی بھرپور مخالفت کریں گے کیونکہ یہ وائس چانسلر کے اختیارات کو کم کر رہے ہیں، یونیورسٹیز کو آپ دیتے کچھ ہے نہیں، یونیورسٹیز کو آپ چلنے نہیں دیتے اور اُن کے اختیارات کو کم کرنا چاہتے ہیں یہ نہیں ہونے دیں گے چونکہ bell بج چکی ہے میں صرف یہ کہہ کر بات ختم کروں گا کہ آج پاکستان کی عوام نے نئے پاکستان اور پرانے پاکستان کا فرق دیکھ لیا۔ آج عوام نے میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی قوت کو دیکھ لیا، آج اُن کی commitment کو دیکھ لیا، آج اُن کی loyalty کو دیکھ لیا، آج پاکستان پھر پکار رہا ہے کہ میاں محمد نواز شریف واپس آؤ، میاں محمد شہباز شریف جو یہاں پر خدمت کرنے آیا تھا اُس کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اور یہاں پر میاں محمد اسلم اقبال بیٹھے ہیں انہوں نے جو گفتگو کی تھی

ہم اُس سے زیادہ سخت گفتگو کر سکتے ہیں، ہم اُس سے زیادہ تلخ حقائق عوام کے سامنے رکھ سکتے ہیں، اُتنا بوئیں، جتنا کاٹ سکیں، وقت بڑا بے رحم ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر صرف یہ کہہ کر اجازت چاہوں گا کہ ہم کل بھی پاکستانی عوام کے لئے کھڑے تھے، ہم مشرف کے آگے بھی کھڑے تھے۔پاکستان کی عوام کے حقوق کی نمائندگی کرتے ہوئے اور آج یہ جو civil dictatorship ہے اس کے جانے کا وقت آگیا ہے اور اس دفعہ چینی چوروں، آٹا چوروں، ڈالر چوروں، یوریا چوروں، دوائیوں کی چوروں اور ماسک چوروں کا احتساب ہو گا۔ چھوڑیں گے نہیں انشاء اللہ تعالیٰ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا مشہود احمد خان! بہت شکریہ۔ جی، نذیر احمد چوہان!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! Sorry budget speech چل رہی ہے لیکن میں بڑا حیران ہوں کہ جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی اور آپ کی بار بار رولنگ دینے کے باوجود سیکرٹری فنانس موجود ہیں اور نہ ہی وزیر خزانہ موجود ہیں دونوں موجود نہیں ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! یہ ٹائم کا ضیاع نہیں ہے، یہ ان کو پتا نہیں ہے، یہ جناب سپیکر کی رولنگ ہے یہ ممبرز رولز پڑھ کر آیا کریں۔ وزیر خزانہ حاضر ہیں اور نہ ہی سیکرٹری فنانس حاضر ہیں اور آگے سے یہ ممبرز اعتراض کرتے ہیں اُس رولنگ کا کیا فائدہ؟ Speaker is a Custodian اور جن کو انگریزی کی اُلٹی اخبار پکڑ کر کہہ دیں دنیا اُلٹ گئی وہ کہہ رہے ہیں ٹائم ضائع کر رہے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جب تک سیکرٹری فنانس اور وزیر خزانہ نہیں آتے ہیں، دس منٹ کے لئے سیشن کو adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر دس منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(دس منٹ کے وقفہ کے بعد

سہ پہر 4 بج کر 40 منٹ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب نذیر احمد چوہان!

پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال (جناب نذیر احمد چوہان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الصلوۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یارسول اللہ۔

جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ بجٹ 21-2020 اللہ کے فضل و کرم سے ایک بہت جامع اور بہترین بجٹ ہے۔ یہ بجٹ جن حالات کے اندر پیش کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا تھا کہ ان حالات میں اس ملک کا بجٹ کچھ اور سوچ کر دیا جاتا تو پورے ملک کی عوام آپ کے ساتھ کھڑی تھی کیونکہ اس وقت پوری دنیا میں کورونا کا جو issue ہے پوری دنیا کے اندر جس طرح سے اموات ہو رہی ہیں اور لوگوں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ہم اس طرح کی موت کا شکار ہوں گے جس کی کوئی میڈیسن ہوگی اور نہ ہی کوئی علاج ہوگا۔

جناب سپیکر! آج پوری دنیا کے اندر اس وقت لوگوں کو اپنے پیاروں کی حفاظت کی فکر تھی۔ صرف پاکستان کی بات نہیں جن ممالک میں کورونا کی وبا گئی اُن ممالک کی حکومتوں نے اپنی عوام کے لئے جو packages دیئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا تھا کہ شاید ہم اُن کے مقابلے میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں لیکن اس کے باوجود میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار اور وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ وزیر خزانہ نے ہمیشہ محنت کی ہے اور انہوں نے دن رات کر کے اتنا خوبصورت بجٹ پیش کیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ شاید آج کے دور میں اس سے اچھا بجٹ پیش نہیں کیا جا سکتا تھا۔ وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کے دل میں بائیس کروڑ عوام کے لئے جو درد تھا وہ آپ نے اس کورونا کی وبا کے دوران دیکھا کہ انہوں نے ثابت کیا کہ کسی صورت بھی lockdown نہیں کرنا چاہئے کیونکہ میرے ملک کا غریب طبقہ کہیں بھوک سے نہ مر جائے۔

جناب سپیکر!یہی وجہ ہے کہ وزیر اعظم پاکستان نے 1240-ارب روپے کا جامع relief package کا اعلان کیا یہ پاکستان کی تاریخ میں سب سے بڑا relief package ہو گا جو اپنے ملک کے غریبوں، ناداروں اور اُن طبقات کے لئے دیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ آج تک اُن تک کوئی نہیں پہنچ سکا۔

جناب سپیکر!وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار نے پورے پنجاب کے اندر رات دن محنت کی۔ آپ کے سامنے ہے کہ پورے پنجاب کا کوئی ایسا علاقہ نہیں ہے جہاں پر وزیر اعلیٰ نہ جا سکے ہوں۔

جناب سپیکر!انہوں نے پنجاب کے 12 کروڑ عوام تک ہیلتھ facilities کو sure کیا اور وہ front line پر لڑے کہ اپنے لوگوں کو کسی طرح سے safe کیا جا سکے۔

جناب سپیکر!انہوں نے وفاق سے 8-ارب 40 کروڑ روپے کے فنڈز لے کر ٹوٹل 53-ارب روپے غریب اور مستحقین لوگوں کے اندر بانٹے گئے جس سے الحمدللہ 43لاکھ 80 ہزار سے زیادہ خاندانوں کا فائدہ ہوا۔

جناب سپیکر!یہاں پر کچھ ہمارے دوست فرما رہے تھے اور انہیں یہ حکومت نااہل نظر آتی ہے کہ جناب عثمان احمد خان بُزدار کے تین تین کیمپ نہیں ہیں اور انہوں نے 61-ارب روپے کی ضمنی گرانٹ کو مسترد کر دیا اور کہا کہ میں ایک گھر میں رہوں گا، میں کفایت شعاری کروں گا اور اپنے غریب لوگوں کے لئے پیسے کو بچائیں گے۔

جناب سپیکر!یہ وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کا وژن تھا کہ ہم نے ٹیکس کی ایک ایک پائی کو بچانا ہے۔ لوگ اپنے خون پسینے کی کمائی سے اس حکومت کو ٹیکس دیتے ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اُس عوامی پیسے کو عوامی نمائندے، وزراء اعلیٰ اور وزیر اعظم ایسے اُڑائیں کہ جیسے کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔

جناب سپیکر!اس کی وجہ یہ ہے کہ جناب عمران خان نے اس بات کا اعادہ کیا ہوا ہے کہ ہم نے اپنی قوم کے لئے ایک ایک پائی کا حساب لینا ہے اور ان کا جو پیسا ہمارے پاس آئے گا اُس پیسے کی حفاظت کر کے وہ پیسا عوام کو دینا ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر دوستوں نے ٹڈی دَل کی بات کی تو وہ دیکھ تو لیں کہ بجٹ میں رکھا کیا گیا ہے، بجٹ پڑھیں تو سہی۔ اس بجٹ میں PDMA کو 25- ارب روپیہ دیا گیا ہے تا کہ ہنگامی بنیادوں پر ٹڈی دَل کا مقابلہ کیا جا سکے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کے اس اقدام کو appreciate کرنا چاہئے تھا، نہ کہ ہر وقت یہاں پر negative بات کر کے point scoring کی جائے۔

جناب سپیکر! میری آخری بات یہ ہے کہ ہماری اس حکومت نے سب سے زیادہ سات چیزوں پر focus کیا ہے۔ ہماری حکومت نے تاجروں اور عوام کو بہت بڑا tax relief package دیا ہے۔ جاری اخراجات میں کفایت شعاری مہم بھی ہماری حکومت نے چلائی ہے جو آج تک نہیں ہوا تھا۔ معاشی استحکام اور ترقی بھی ہماری حکومت کی اوّلین ترجیح ہے جو ہماری حکومت نے فیصل آباد اور دوسرے اضلاع میں industrial estates قائم کر کے ثابت کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت صرف فیتے نہیں کاٹ رہی بلکہ موقع پر کام کر رہی ہے اور کام ہوتا نظر آ رہا ہے۔ سوشل پروٹیکشن، معاشی استحکام، human capital development، زکوٰۃ اور خوراک کے سکیورٹی پلانز اور پچھلے 35 سال سے ہمارے ملک کے جن اداروں کا بُرا حال تھا اُن اداروں کو ٹھیک کرنے کے لئے جناب عمران خان اور جناب عثمان احمد خان بُزدار جیسے لیڈروں کی ضرورت تھی۔ ہاں، یہ نا اہل لوگ ہیں کیونکہ یہ کرپشن نہیں کر رہے ہیں تو ظاہری بات ہے کہ جب یہ پیسا نہیں بنائیں گے تو یہ بُرے ہی نظر آئیں گے تو آپ حوصلہ رکھیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ ملک ضرور ترقی کرے گا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اپنے وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان اور وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ان حالات میں ایک بہت اچھا اور بہترین بجٹ دیا۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ محترمہ صبا صادق!

محترمہ صبا صادق: اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ کے اوپر بات کرنے کا موقع دیا۔ وقت تھوڑا ہے لیکن ہمارے پاس بات کرنے کے لئے اتنا زیادہ مواد ہے جو عوام بھگت رہے ہیں کہ اگر آپ ایک پورا پورا دن بھی حزب اختلاف کے ایک ممبر کو دے دیں تو شاید وہ بھی کم ہوگا۔

جناب سپیکر! میں کوشش کروں گی کہ مختصراً آپ کے گوش گزار کروں کیونکہ آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں۔ اس ہاؤس کا مطلب ہے کہ یہ تمام نمائندے خواہ وہ حزب اختلاف یا حزب اقتدار کے ہیں ان کا فرض ہے کہ یہ عوامی مسائل کو حل کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔

جناب سپیکر! میں بالکل وہ بات نہیں کروں گی کہ opposition for the sake of opposition اس وقت انہوں نے پنجاب کی عوام کا جو حصہ وفاق میں چھوڑا تو انہوں نے پنجاب کی عوام کے ساتھ بہت بڑی زیادتی کی۔

جناب سپیکر! انہوں نے دوسری بڑی زیادتی یہ کی کہ انہوں نے کنٹینر کے اوپر کھڑے ہو کر عوام کے ساتھ جو وعدے کئے کیا اُن میں سے کوئی ایک وعدہ بھی پورا کیا؟ آپ نے عوام کو بڑا اچھا بجٹ دیا جس پر ہم آپ کے شکر گزار ہیں کیونکہ جو روٹی -/7 روپے کی تھی وہ آج -/10 روپے میں بھی نہیں مل رہی۔ پہلے آٹا ہر جگہ موجود تھا لیکن آج مل ہی نہیں رہا۔ آپ کاشتکار ہیں اور یہاں پر بیٹھے میرے بہت سارے بھائی اور بہنیں جن کا شعبہ کاشتکاری ہے وہ بہتر جانتے ہیں۔ ہمارا صوبہ پنجاب ایک کاشتکار صوبہ ہے کیونکہ زراعت کا 41 فیصد پیسا ہماری معیشت میں آتا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے آپ یہ بتائیں کہ آپ کے اور پنجاب کے دوسرے علاقوں میں گندم کی فصل کاٹی گئی لیکن گندم اور آٹا نایاب ہے۔ کل پانچ کلو آٹے کا توڑا -/410 روپے کا مل رہا تھا لہٰذا مجھے بتائیں کہ غریب نے کیا کھانا ہے؟ مجھے شرم آتی ہے کہ مہنگائی کا جن بے قابو ہو گیا ہے اور آپ لوگ کھڑے ہو کر یہاں تعریفیں کر رہے ہیں لہٰذا آپ کو سوچنا چاہئے کیونکہ آپ نے عوام سے وعدہ کیا تھا کہ ہم روٹی، مکان اور آسائش زندگی دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ Chair سے مخاطب ہوں۔

محترمہ صبا صادق: جناب سپیکر! میں آپ سے ہی مخاطب ہوں۔ ہم یہاں پر احتساب کا نعرہ لگا کر آئے تھے لیکن اس ملک کا احتساب آپ دیکھ لیں۔ آپ نے billion tree tsunami کا منصوبہ بنایا لیکن کوئی بات نہیں کیونکہ درخت لگانا نیکی کا کام ہے۔ مجھے یہ بتائیے کہ ہمارے صوبے کا اپوزیشن لیڈر پابند سلاسل ہے اور ملک کے اپوزیشن لیڈر کے خلاف دو سال سے ناجائز کیس بنا رہے ہیں لیکن آج تک آپ ثابت نہیں کر سکے۔ احتساب کا حال دیکھ لیں کہ تقریباً ایک سال سے ہمارا اپوزیشن لیڈر جناب محمد حمزہ شہباز شریف پابند سلاسل ہے لیکن کوئی جرم تو ثابت کر دیں۔ یہی جرم ثابت کر دیں کہ آپ نے ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کیا، سڑکوں کا جال بچھایا، یونیورسٹیوں کا جال بچھایا، عورتوں کو وہ شرعی حقوق دیئے جس کا اسلام اور سنت نے وعدہ کیا اور عورتوں کو جائیداد میں حصہ نہیں ملتا تھا لیکن آج پٹواری عورت کو حصہ دینے کے لئے پابند ہے خواہ وہ بیوی، بیٹی یا بہن ہے۔ یہاں ظرف کی بات ہو رہی تھی اس لئے میں ظرف کی بات کروں گی کہ ہمیں روایات اس ہاؤس سے لے کر چلنی ہیں۔ باہر بیٹھا ایک غریب آدمی کورونا کی دوائی کے لئے ترس رہا ہے اور کئی غریب لوگ -/10 روپے کی روٹی نہیں لے پا رہے۔

جناب سپیکر! میرے ایک بھائی مجھے بڑے عزیز ہیں اور اُن سے میرا پرانا تعلق ہے جن سے میں نے آج بھی کہا کہ میٹھا میٹھا بولا کریں۔ جس وقت 2013 کا الیکشن تھا تب گلبرگ کے حلقہ میں ایک الیکشن campaign میں جناب عمران خان کا پاؤں slip ہوا، وہ گر گئے اور hospitalize ہو گئے۔ میں بھی اس حلقے میں موجود تھی۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف اُن کی عیادت کرنے ہسپتال پہنچ گئے اس لئے ظرف یہ ہوتا ہے لہٰذا اس ظرف کو لے کر آگے چلیں اور ملک کے مسائل حل کرنے کے لئے اپنا حوصلہ بڑھایا کریں۔ یہاں ہمارے اپوزیشن لیڈر نے بات کی جس کے اوپر جو باتیں کی گئیں اس پر مجھے کافی افسوس ہے۔

جناب سپیکر! گھنٹی بج گئی ہے لیکن مجھے صرف دو باتیں کورونا وائرس اور ٹڈی دَل کے حوالے سے کرنی ہیں۔ ایک بہت بڑا ٹرسٹ ہسپتال ہے جس کا نام شوکت خانم ہے۔ یہاں پر جتنے معزز ممبران بیٹھے ہیں میں ان سب کو اپنا colleague سمجھتی ہوں۔ یہاں پر سب پڑھے لکھے ممبران ہیں جو عوام سے ووٹ لے کر آئے ہیں لہٰذا ان سے کہیں کہ جو عوام سے وعدہ کیا تھا وہ پورا

کریں۔اس وقت شوکت خانم ہسپتال میں کورونا ٹیسٹ 20 سے 22ہزار روپے کا ہو رہا ہے اس لئے آپsure کروائیں کہ سات آٹھ ہزار کا ٹیسٹ اتنا مہنگا کیوں کر رہے ہیں؟ جیسے ڈینگی کا ٹیسٹ -/90 روپے میں ہو رہا تھا اسی طرح یہ کورونا کا ٹیسٹ بھی کروائیں۔ چغتائی لیبارٹری میں 10/11ہزار کا ٹیسٹ ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!آپwind up کریں۔

محترمہ صبا صادق: جناب سپیکر!میں آپ کی توجہ چاہوں گی کہ اس وقت شدید گرمی ہے اس لئے ڈائریا، کالرا اور ٹائیفائیڈ جیسی بیماریاں پھوٹ پڑتی ہیں اور اوپر سے کورونا بیماری ہے۔اس وقت آپ مفت ادویات نہیں دے سکتے لیکن ادویات دُگنا، تین گنا اور چار گنا قیمت پر بھی نہیں مل رہیں کیونکہ ادویات نایاب ہو چکی ہیں۔میڈیکل سٹور خالی پڑے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!wind up کریں اورlast دس سیکنڈ بات کر لیں۔

محترمہ صبا صادق: جناب سپیکر!میں آپ سے درخواست کروں گی کیونکہ میں نے آپ کو ایسی صورتحال بتائی ہے کہ میڈیکل سٹوروں پر ادویاتavailable نہیں ہیں اور ہسپتالوں میں مفت ادویات تو کیا بلکہ پیسوں سے بھی نہیں مل رہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔

محترمہ صبا صادق: جناب سپیکر!میں اس ہاؤس کی وساطت سے ایک بڑی ضروری بات کروں گی جو foreign affairs کے حوالے سے ہے۔ پنجاب بڑا صوبہ ہے لیکن لائن آف کنٹرول کی صورتحال سب کے سامنے ہے۔ سکیورٹی کونسل میں انڈیا کو غیر مستقل ممبر شپ ملی ہے لیکن شیریں مزاری ہماری کابینہ کی ممبر نہیں ہیں اور انہوں نے اس پر اعتراض کیا ہے۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ محترمہ شاہدہ احمد!

محترمہ شاہدہ احمد: **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمدللہ رب العالمین۔**

جناب سپیکر!آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بولنے کا موقع دیا ہے۔میں سب سے پہلے وزیر اعظم جناب عمران خان، وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد بُزدار اور وزیر خزانہ کو بہت مبارکباد پیش کرتی ہوں جنہوں نے اتنےcritical time اور مشکل حالات میں اچھا بجٹ پیش کیا۔

جناب سپیکر! ان حالات میں پوری دنیا کی معیشت گر گئی تھی اور تمام ممالک اس کورونا بیماری کی وجہ سے متاثر تھے لیکن پھر بھی پاکستان بہت پیچھے ہونے کے باوجود انہوں نے اچھا بجٹ پیش کیا اور عوام کو جتنا relief دے سکتے تھے وہ maximum دیا ہے۔

جناب سپیکر! جب میں یہاں پر بیٹھ کر اپنے پڑھے لکھے لوگوں سے سنتی ہوں کہ کورونا کیا ہے اور حالات کیا ہیں کیونکہ روٹی نہیں مل رہی اور غریب عوام مر گئی ہے تو اِن سے یہ پوچھئے کہ یہ کس غریب عوام اور ملک کی بات کرتے ہیں اور انہوں نے ہمیں کون سا ملک دیا تھا؟

جناب سپیکر! آپ ہماری جیلوں کی حالت دیکھیں تو 18 سے 30 سال کے نوجوان قیدی مقید ہیں جو منشیات، چوریوں اور ناجائز اسلحہ فروخت کرنے والے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ بتائیں کہ انہوں نے کون سی قوم پیدا کی، کس قوم کو آگے لے کر آئے اور پچھلے دس سالوں میں پاکستان کی کیا حالت کی ہے؟ اس بگڑی ہوئی قوم کو سیدھا کرنا ایک دن کا کام نہیں ہے اس لئے ہم مشکل حالات سے گزر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر بیٹھے ہوئے سینئر ممبر نے ابھی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی بکری، گائے اور بھینس پوری دنیا میں بڑی مشہور ہے حالانکہ انہیں یہ کہنا چاہئے تھا کہ پاکستان کی آرمی، ائر فورس اور نیوی فورس پوری دنیا میں بڑی مشہور ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمارے ممبران کی یہ حالت ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر بکری، گائے اور بھینس کی بات کرتے ہیں جبکہ مقابلہ امریکہ کے ساتھ کرتے ہیں۔ امریکہ کو بنانے میں Americans اور وہاں کی قوم کا ہاتھ ہے جس نے اس کو امریکہ بنایا۔ ہمارے پاکستانی تو پاکستانی ہی نہیں ہیں اور ان کو اپنے ملک سے محبت ہی نہیں ہے۔ جس ملک میں ہم رہتے، کھاتے، پیتے اور پہنتے ہیں اس ملک کے ساتھ ہمیں اتنی نفرت ہے کہ ہر شخص اس ملک کے ساتھ sincere نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آپ اِن سے کہیں کہ پہلے یہ پاکستانی بنیں، اس ملک کے باشندے بنیں اور اس ملک کو پاکستان تو کہیں۔ آپ دیکھئے کہ جب ہمارے لیڈر جناب عمران خان تقریر کرتے ہیں تو سب سے پہلے وہ "میرے پاکستانیو" بولتے ہیں۔ وہ اس لئے بولتے ہیں کہ شاید کسی پاکستانی کے اندر یہ بات آجائے کہ وہ پاکستانی ہے۔ ہمارا لیڈر اس قوم کی مری ہوئی اس چیز کو جگانا چاہتا ہے کہ خدا کا واسطہ پاکستانی بنو اور اس ملک سے محبت کرنا سیکھو۔ جب آپ اس ملک سے محبت کریں گے تو میں یہ

سمجھتی ہوں کہ آپ کبھی بھی یہاں پر کھڑے ہو کر حکومت کو بُرا نہیں کہیں گے۔ اس مشکل وقت میں جس شخص نے اس ملک کو سنبھالا ہے وہ آپ سب جانتے ہیں۔ میرا صرف اتنا ہی بولنا ہے کہ مہربانی کر کے اپنے آپ کو پاکستانی کہو۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب بلال فاروق تارڑ!

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں اس ہاؤس کے کسٹوڈین جناب پرویز الٰہی، محترمہ خدیجہ عمر اور اس پورے معزز ایوان کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کیا، جنہوں نے عقیدہ ختم نبوت پر پہرہ دیا اور قادیانی سازش کو ناکام بنایا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہاؤس مبارکباد کا مستحق ہے۔

جناب سپیکر! یہ پہلی دفعہ نہیں ہوا بلکہ اس ہاؤس نے ہمیشہ اپنا یہ کردار احسن طریقے سے ادا کیا ہے۔ 1998 میں جب چناب نگر کا معاملہ آیا تو جناب مولانا منظور چنیوٹی نے اسی ہاؤس میں قرارداد پیش کی جو جناب پرویز الٰہی اور جناب محمد رفیق تارڑ کی کاوشوں سے یہاں پر منظور ہوئی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ جہاں حضور اکرم ﷺ کی حرمت کی بات آئے تو ہم اپنی جان، مال، اپنے والدین اور اپنی اولاد تک سب کچھ ان پر قربان کر دیں۔

جناب سپیکر! اب میں اس سال کے بجٹ کی طرف آتا ہوں۔ بڑا تکلیف دہ عمل ہے اس سال کا بجٹ پڑھنا اور اس کا موازنہ کرنا اس بجٹ سے جو ہم پچھلے سالوں میں پیش کرتے رہے ہیں۔ میاں محمد شہباز شریف کی لیڈر شپ میں یہ صوبہ پاکستان کا سب سے well administrated اور سب سے progressive صوبہ تھا جس کو آج اجاڑ کے رکھ دیا گیا ہے۔ پنجاب اس ملک میں governance کا bench mark set کرتا تھا۔ اس ملک میں mass transit system آیا تو سب سے پہلے ہم نے لگایا۔ ہم نے ایک منصوبہ نہیں بلکہ چار منصوبے لگائے اور صوبہ خیبر پختونخوا جہاں سات سال سے ان کی حکومت ہے وہاں انہوں نے replicate کرنے کی کوشش کی لیکن 100۔ارب روپیہ لگ گیا مگر ان کا ایک منصوبہ مکمل نہیں ہو سکا جبکہ اسی لاگت میں ہمارے تین منصوبے مکمل کئے گئے۔

جناب سپیکر! Healthcare establishment کی regulation کے لئے ادارہ بنتا ہے تو پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن مسلم لیگ (ن) کی حکومت بناتی ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا کی حکومت اور دوسرے صوبوں کی حکومتیں یہاں پنجاب میں آ کر example سے سیکھ کر ادارے بنانے کی کوشش کرتی ہیں۔ سٹیٹ آف دی آرٹ فرانزک لیب بنتی ہے تو میاں محمد شہباز شریف صوبہ پنجاب میں بناتے ہیں اور آج بھی جہاں heinous crimes ہوں تو ان کیسز کی files پنجاب کی فرانزک لیب میں آتی ہیں اور یہاں ہی evidence پر فرانزک رپورٹ تیار ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ پہلے لوگوں کو اپنا لیور ٹرانسپلانٹ کرانے کے لئے دھکے کھانے پڑتے تھے اور ہمسایہ ملک میں جانا پڑتا تھا۔ اس ملک کا سب سے پہلا کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ ہم نے اس صوبے میں بنایا اور صرف اس صوبے میں نہیں، کے پی کے جہاں سات سال سے ان کی حکومت ہے، جہاں کارڈیالوجی کا ایک ہسپتال نہیں ہے، لیور کا ایک ہسپتال نہیں ہے اور جہاں کڈنی کا ایک ہسپتال نہیں ہے تو وہاں سوات میں کڈنی ہسپتال بنایا۔ اس صوبے کو انہوں نے اجاڑ کر رکھ دیا ہے۔

جناب سپیکر! اب میں بجٹ allocations کی طرف آتا ہوں۔ یہ صحت انصاف کارڈ اور ایجوکیشن ایمرجنسی کی باتیں کرتے تھے۔ جو آخری بجٹ ہم نے پیش کیا اس میں ہیلتھ کیئر کی ڈویلپمنٹ کے لئے 50۔ارب روپے رکھے جس سے ہسپتالوں کا پورا ایک جال صوبہ میں بچھایا۔

جناب سپیکر! شمالی پنجاب کے RIC سے لے کر جنوبی پنجاب میں طیب اردگان ہسپتال اور بہاولپور میں سول ہسپتال تک بنائے جبکہ انہوں نے آج تک کیا کیا ہے کہ آج انہوں نے اس بجٹ میں 17۔ارب روپے کی کٹوتی کی ہے۔ ہم نے 50۔ارب روپے تب رکھے جب ڈالر -/100 روپے کا تھا، جب inflation four percent تھی۔ آج روپے کی value کم ہے، ڈالر -/165 روپے سے تجاوز کر گیا ہے جبکہ پاکستان کی تاریخ میں inflation rate سب سے زیادہ ہے اور ہیلتھ کے بجٹ میں 17۔ارب روپے کی کٹوتی کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! یہ کنٹینر پر چڑھ کر کہتے تھے کہ ہم ایجوکیشن ایمرجنسی لگائیں گے۔ یہ figures ذرا غور سے سنیں ہم نے اپنے دور حکومت میں جو آخری بجٹ پیش کیا اس میں ایجوکیشن کے لئے 71-ارب روپے رکھے یعنی 71 بلین روپے جبکہ انہوں نے اسے آدھے سے بھی کم کر کے 31-ارب روپے کر دیا یعنی اس میں 40-ارب روپے کی کٹوتی کی ہے۔

جناب سپیکر! ہائر ایجوکیشن کا جو آخری بجٹ ہم نے پیش کیا وہ 18-ارب روپے کا تھا۔ سب سے تشویشناک بات یہ ہے کہ میں نے کتابیں کھولیں اور دیکھا تو اس میں 4-ارب روپے لکھا ہے۔ میرا خیال ہے کہ مجھ سے پڑھنے میں غلطی ہو گئی ہے۔ تمام کتابیں اٹھائیں تو اس میں 4-ارب روپے رکھا ہے اور یونیورسٹیوں سے کہا گیا ہے کہ آپ چندہ لے کر اپنی یونیورسٹیوں کو چلائیں کیونکہ ہمارے پاس آپ کو دینے کے لئے پیسے نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بلال فاروق تارڑ! wind up کریں۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ مزید لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، ایک منٹ میں مکمل کریں۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! صرف دو منٹ دے دیں۔ انہوں نے دو سالوں میں ایک کام کیا ہے کہ میاں محمد نواز شریف کے نام کی تختیاں اتاری ہیں اور اپنی تختیاں لگانے کی کوشش کی ہے لیکن یہ اس میں بھی ناکام رہیں گے کیونکہ کاشغر سے لے کر گوادر تک چپے چپے پر میاں محمد نواز شریف کی تختیاں لگی ہوئی ہیں اور میاں محمد نواز شریف کے لگائے ہوئے منصوبے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ صرف کرپٹ نہیں ہیں اور یہ صرف نااہل نہیں ہیں کیونکہ اس ملک میں آٹا بحران ان کی کرپشن اور نااہلی کی وجہ سے آیا۔ عوام در بدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہوئی تو ایک وزیر نے اٹھ کر بیان دیا کہ عوام دو کی جگہ ایک روٹی کھائے۔ ایک وزیر نے کہا کہ روٹیوں کا وزن کم کر دیں۔

جناب سپیکر! ایک وزیر صاحبہ نے کہا کہ بحران ہے تو کیا ہوا، اس کی body language تو دیکھو اور اس کی killer smile تو دیکھو اور یہ کس قسم کی گفتگو ہے کہ عوام کو روٹی نہیں مل رہی۔ اس ملک میں کورونا کی وبا آئی جو کہ پوری دنیا میں ہے۔

جناب سپیکر! میں اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا کہ اسے تفتان پر روک لیتے۔ یہ اس کو اپنے isolation centers میں contain کر لیتے لیکن جو bare minimum کرنا ہوتا ہے کہ آپ oximeter black ہونے سے تو روک سکتے تھے، آپ تھرمامیٹر black ہونے سے تو روک سکتے تھے اور آپ 15 ہزار کا انجکشن 15 ہزار روپے میں تو مہیا کر سکتے ہیں جو کہ 5 لاکھ روپے میں فروخت ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے علاقے کی طرف آتا ہوں کہ ضلع گوجرانوالہ کو میاں محمد شہباز شریف نے میڈیکل کالج دیا جہاں پر 500 بیڈز کے ہسپتال کی بلڈنگ تیار کھڑی ہے جسے یہ operational نہیں کر پا رہے۔

جناب سپیکر! میرا پُر زور مطالبہ ہے کہ اس ہسپتال کو operational کیا جائے تاکہ وزیر آباد، گکھڑ، راہوالی، لدھے والا وڑائچ کی عوام اور قلعہ ---

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بلال فاروق تارڑ! آخری 30 سیکنڈ میں wind up کریں۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ ہم ان سے گلہ شکوہ کرتے ہیں جو کہ ہماری ذمہ داری ہے لیکن بنتا نہیں ہے کیونکہ ان کا لیڈر کہتا تھا کہ میں آئی ایم ایف کے پاس نہیں جاؤں گا بلکہ میں خودکشی کر لوں گا۔ ہم وزیروں سے گلہ کر رہے ہیں تو ان سے کیا گلہ۔

جناب سپیکر! آپ نے دیکھا کہ یہ صرف آئی ایم ایف کے پاس نہیں گئے بلکہ ان کے قدموں میں جا کر بیٹھے ہیں، ان کی ساری شرائط مانیں اور اپنی ایک نہیں منوا سکے۔ پاکستان کے پیسے کو devalue کیا، subsidies ختم کیں اور لوگوں کے لئے بجلی اور گیس مہنگی کی۔ یہ وزیر اعظم کہتے تھے کہ جب ملک میں inflation زیادہ ہو اور چیزوں کی قلت ہو تو اس کا حکمران چور ہوتا ہے تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اپنی ہی دی گئی definition پر کیا یہ پاکستان کا سب سے بڑا چور ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب بلال فاروق تارڑ! آپ کا وقت پورا ہو گیا ہے اس لئے اب آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ ام البنین علی! --- موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ شاہینہ کریم!

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! شکریہ۔ موجودہ مشکل ترین حالات میں اس سے بہتر وفاقی اور صوبائی بجٹ پیش کرنا ممکن نہ تھا۔ حکومتی کفایت شعاری، پسماندہ و غریب طبقے کی دلجوئی و حقیقی امداد کی کوشش، کاروبار اور صنعتوں کے فروغ کی سنجیدہ کوشش، زیادہ سے زیادہ ٹیکس ریلیف اور روزگار بڑھانے کے مواقع، عوام کو ہنر مند بنانے کا عزم، زراعت پر خصوصی نظر، جنگلات اور موسمی تبدیلیوں پر گہری نگاہ، معیشت کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا اوّلین ترجیح جیسے اقدامات اس بار اس بجٹ کے خصوصی نکات ہیں۔ 580۔ارب روپے کی کٹوتی کے ساتھ شروع ہونے والا بجٹ COVID-19، ٹڈی دل، شدید ترین سیلاب کی پشین گوئی، ملیریا اور ڈینگی، پولیو، drug resistant typhoid اور ٹی بی کے حقیقی خطرات، غیر یقینی اور مشکل حالات میں پیش ہونے والا بجٹ دستیاب محدود وسائل میں اتنا معجزاتی اور کرشماتی بجٹ پیش کر کے پنجاب حکومت نے صرف اپنی اہلیت اور قابلیت کا ثبوت دیا ہے بلکہ پی ٹی آئی کے وژن اور mission کے ساتھ اپنی غیر متزلزل وابستگی کا بھی ثبوت دیا۔ پنجاب حکومت اور وفاقی حکومت مبارکباد کی مستحق ہیں۔

جناب سپیکر! دستاویزات بنا لینے سے بھی بڑا کام ان پر حقیقی روح کے ساتھ عملدرآمد اور ان کے مقاصد کا حصول ہوتا ہے۔ یہی اصل امتحان ہوتا ہے ایوانوں، حکومتوں اور شاید اوروں کا بھی۔ اس وقت پورے ملک کی طرح پنجاب میں بھی وسائل کی کمی کا کیا عالم ہے اور مسائل کی زیادتی کی کیا صورتحال ہے یہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس کا تدارک صرف اور صرف خالص نیت، روّیوں کی تبدیلی، عزم و ہمت، اتحاد و اخوت، محبت و دیانت، capacity building, good governance بلکہ proactive اور creative governance سے ہی ممکن ہے۔ ہمیں ایک غریب کی بہو کی طرح حکمت و دانائی اور کفایت شعاری اور محنت سے کام کرنا پڑے گا۔ غریب کی بہو جو کم سے کم پیسوں میں تمام گھر والوں کی ضروریات پوری کر دیتی ہے بلکہ اپنے سگھڑپن اور خوشحالی سے گھر میں خوشی اور سکون کے پھول بھی مہکا دیتی ہے۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت انشاء اللہ یہ کوشش کر رہی ہے کہ جو بلڈنگ، انفراسٹرکچر بنائے گئے ہیں اور کام نہیں کر رہے ہیں ان پر اپنی تختیاں وہ کیوں نہ لگائیں؟ ان کو قابل عمل بنانا، ان سے کام لینا، ان بند ہسپتالوں، بند سکولوں اور بند چیزوں کو کھولنے پر ہماری حکومت بہت کوشش کر رہی ہے اور آئندہ بھی کرتی رہے گی۔

جناب سپیکر! ہم تاریخ کے اس دوراہے پر کھڑے ہیں جہاں فیصلہ کن کردار ہمارے روّیوں اور عمل کا ہوگا۔ ہم سب کا، اس ایوان کا leading role بنتا ہے جو ہمیں لینا پڑے گا۔

جناب سپیکر! آج اس ایوان کو ماں کی طرح سوچنا اور act کرنا پڑے گا۔ حقیقی تھنک ٹینک میں ڈھلنا پڑے گا۔ آج ہم کئی حوالوں سے راستہ گم کئے ہوئے بچے کی طرح سرگرداں ہیں۔ سیانے کہتے ہیں جب راستہ کھو جائے تو زیرو پوائنٹ یعنی ابتداء کی طرف لوٹ آؤ اور دوبارہ راہ ڈھونڈنے کی شروعات کرو۔ ہماری ابتداء کیا ہے۔

"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

جناب سپیکر! آئیں اللہ کو حقیقی معبود مان کر اپنے اندر بسے ہر بت کو توڑتے ہیں۔ بدنیتی کا بت، ذاتی مفادات کا بت، انا پرستی کا بت، خواہش وجاہ وحشم کا بت، سیاسی مفادات کا بت، ہر طرح کی عصبیت، قول وفعل کے تضاد اور منافقت کا بت۔

جناب سپیکر! میں تلخ نوائی پر معذرت خواہ ہوں مگر یقین کریں کہ اس تلخ نوائی کی سب سے پہلی مخاطب میں خود ہوں۔ ہم ہر بت کو توڑ کر اپنی اپنی نیتوں کا جائزہ لیں۔ اللہ سے حقیقی توبہ واستغفار کریں، اللہ کے حضور گڑگڑا کر دل سے اس کی رحمت اور حکمت کے طلبگار بنیں۔ اس سے حقیقی اور ٹھیک راستے کی بھیک مانگیں۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّاۗلِّيْنَ ۝

آمین۔

جناب سپیکر! راستہ مدینے کی گلیوں میں ملے گا۔ جہاں کئے گئے اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ علم مومن کی کھوئی ہوئی میراث ہے۔ حکمت مومن کا ہتھیار ہے اور جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرو۔ جہاں سے ہمیں اجتماعیت، مواخات، بھائی چارہ، محبت واخوت

اور خیر خواہی ملے گی۔ تعلیم و تربیت بھی اور وہ درست روّیے بھی جو آج ہماری حقیقی ضرورت ہے۔ یعنیfaith, unity, discipline

جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کروں گی کہ آپ حکومت اور اپوزیشن کے ساتھ مشاورت کر کے پنجاب اسمبلی میں خصوصی ایمر جنسی مینجمنٹ کمیٹیاں تشکیل دیں جن میں کم از کم چھ اور زیادہ سے زیادہ دس ممبران ہوں۔ آدھے حکومت کی طرف سے اور آدھے اپوزیشن کی طرف سے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!wind up کریں۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! یہ کمیٹیاں اس لئے ضروری ہیں کہ COVID-19 کے خلاف ہمیں مل جل کر اس کے لئے کھڑا ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں تجویز پیش کروں گی کہ یہ کمیٹیاں ضرور تشکیل دی جائیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترمہ شازیہ عابد!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں کہ اس اہم وقت میں جبکہ پنجاب کا بجٹ پاس ہونے والا ہے آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے تو میں آپ کی صحت یابی پر مبارکباد پیش کرتی ہوں اور ہر اس شخص کے لئے دعا گو ہوں جو اس موذی مرض کا شکار ہے۔ یہ حکومت آئی اور جنوبی پنجاب، سرائیکی وسیب کے لوگوں کو سرائیکی صوبے کے نام پر دھوکا دیا گیا۔ آپ سرائیکی صوبے کے نام پر ووٹ لے کر آتے ہیں، سرائیکی صوبے کے نام پر یہ ایوان سجاتے ہیں، سرائیکی صوبے کے لوگوں کو دھوکا دے کر ان کے جذبات سے کھیل کر آپ اس ایوان میں آکر بیٹھتے ہیں اور اس کے بعد آپ بجٹ میں کیا حصہ دیتے ہیں صرف 35 فیصد اس کے بعد آپ اس سرائیکی وسیب کے لوگوں کو سیکرٹریٹ کے نام پر دھوکا دیتے ہیں۔ اگر ہم جنوبی پنجاب کی آبادی کو دیکھیں، اس سرائیکی وسیب کی آبادی کو دیکھیں تو آپ نے ان کے لئے صرف -/40 روپے فی کس اس بجٹ میں رکھا ہے جو کہ ان کا خون ہے۔ آپ وہاں سے اربوں روپے کا بجٹ لے کر آتے ہیں اور ان ایوانوں کو سجا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ ہمارے لئے تو کل تخت لاہور تھا اور آج سرائیکی وسیب کے لوگوں کے لئے تخت بزدار سج گیا۔ ہم reject کرتے ہیں اس صوبائی سیکرٹریٹ کو، ہم

reject کرتے ہیں آپ کو۔ جب آپ وہاں آئیں گے، وہاں بیٹھیں گے تو آپ کو وہ سرائیکی وسیب کے لوگ جن کے دردوں پر آپ نے ایک دفعہ پھر اپنی دکانیں سجائی ہیں وہ آپ کو بتائیں گے۔ آپ اگر یہاں آکر خوش ہو کر بیٹھتے ہیں، آپ وزارتیں بھی لے لیتے ہیں اور آپ اپنی قیمتیں بھی لگا لیتے ہیں تو سرائیکی علاقے کے لوگ مردہ نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں اگر اپنے ضلع کی بات کروں تو میرا ضلع پنجاب کا پسماندہ ترین ضلع ہے۔ میں نے وہ بجٹ کھول کر دیکھا ہے جو آپ یہاں پیش کرنے اور اسے منظور کروانے کے لئے اس ایوان میں لا رہے ہیں۔ اس بجٹ میں جس طرح پہلے ضلع راجن پور کے لئے کوئی میگا پراجیکٹ نہیں رکھا جاتا تھا اب بھی کوئی میگا پراجیکٹ نہیں رکھا گیا۔ وہ بجٹ ہمارے لئے ویسا ہی خالی ہے، اب بھی ویسا ہی بنجر ہے، ویسا ہی بانجھ ہے۔ کوئی ایک میگا پراجیکٹ نہیں۔

جناب سپیکر! ضلع راجن پور کے لوگ آج بھی اس قاتل روڈ کے لئے مظاہرے کر رہے ہیں جہاں ان کی جانیں ہر روز جا رہی ہیں، جہاں بسوں کے ہر روز ایکسیڈنٹ ہو رہے ہیں۔ آج بھی وہ اس روڈ کے لئے سراپا احتجاج ہیں۔ آج بھی راجن پور میں کوئی اچھا ہسپتال نہیں ہے، آج بھی آپ نے وہاں ٹیکنیکل سنٹر بند کر دیئے ہیں، آج بھی ووکیشنل سنٹر کے بجٹ واپس لے لئے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ اس ضلع سے تعلق رکھتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ کو میرے سے بھی زیادہ اس علاقے کے درد کا پتا ہو گا مگر میں بہت افسوس سے کہہ رہی ہوں کہ یہاں بیٹھے ہوئے جتنے بھی میرے بھائی وزارتیں لے کر بیٹھے ہوئے ہیں ان کو اس علاقے کے درد کا بالکل کوئی احساس نہیں ہے۔ آج بھی وہاں کے سینٹری ورکرز پانچ پانچ مہینوں کی تنخواہوں کے لئے روڈز پر آتے ہیں۔

جناب سپیکر! آج بھی جب یہاں کا وزیر اعلیٰ، میں انہیں یہاں کا ہی وزیر اعلیٰ کہوں گی کیونکہ وہ وزیر اعلیٰ بن کر ان کو بھول گئے ہیں کہ وہ اس پسماندہ علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! آج بھی وہ COVID-19 میں راجن پور میں تشریف لاتے ہیں تو گندم کا ایک خوشہ کاٹ کر واپس آجاتے ہیں۔ آج بھی اگر وہاں وزیر اعظم تشریف لاتے ہیں یا وزیر اعلیٰ تشریف لاتے ہیں تو ان کی تشریف آوری پر لاکھوں روپے خرچ آتے ہیں۔

جناب سپیکر! کاش کہ وہ لاکھوں روپے اپنے پنڈال سجانے کی بجائے اس علاقے کے لوگوں کو دے کر آئیں تو شاید ان کے کچھ دردوں اور دکھوں کا مداوا ہو جائے۔ خدارا اس ضلع کے لئے کچھ تو رکھا کریں۔ وہاں کے سارے پیسے لا کر آپ آج بھی لاہور کے لئے خرچ کر رہے ہیں یا آج بھی اپر پنجاب پر خرچ کر رہے ہیں۔ ہمارے لئے تو آج بھی وہی تخت ہے جس سے ہم بہت دور ہیں۔ ضلع راجن پور کے لئے توجہ دیں۔ آج بھی جام پور، داجل اور محمد پور گندے پانی میں ڈوبا ہوا ہے۔ وہاں سیوریج کا بہت بڑا issue ہے آپ آکر وہاں تشریف لائیں اور دیکھیں کہ وہاں سیوریج کے کیا مسائل ہیں، وہاں کے ہسپتالوں سے دوائیاں غائب ہیں، وہاں کے سینٹری ورکرز اپنی تنخواہوں کے لئے احتجاج کر رہے ہیں تو خدا کے لئے وہاں توجہ دیں تاکہ اس ضلع کے لوگ آپ کو کچھ اچھے الفاظ سے یاد کریں۔

جناب سپیکر! میں یہاں تھوڑی سی تجاویز پیش کرنا چاہوں گی۔ اگر ہم زراعت کے حوالے سے دیکھیں تو زرعی خطے میں آنے والے وقت میں شاید ہم غذائی قلت کی طرف جا رہے ہیں۔ ٹڈی دل ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ ٹڈی دل اب تک 900۔ارب روپے کی فصلوں کا نقصان کر چکی ہے۔ زرعی ملک میں جب آپ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے ٹارگٹ حاصل کر لئے مگر اس کا یہ نتیجہ ہے کہ اتنی جلدی گندم کے ریٹ 1850 تک پہنچ گئے ہیں تو کیا اس بات پر حکومت کا کام نہیں دھیان دینا کہ جب کسان اپنی فصل کو آگ لگانے پر مجبور ہے تو آپ نے کیا کیا؟ جب وقت آپ کے کام کرنے کے لئے ہوتا ہے آج بھی آپ بتا رہے ہیں کہ پچھلی حکومتوں نے یہ کیا، آج بھی یہاں کھڑے ہو کر کہہ رہے ہیں کہ ہمارا وزیر اعظم صرف پاکستانی ہے، آج بھی آپ کے لوگ یہاں کھڑے ہو کر کہہ رہے ہیں کہ آج آپ شاید پاکستانی نہیں اور پیارے پاکستانیوں کہنے سے وہ وزیر اعظم سب سے بڑا ہمدرد بن گیا ہے اس COVID-19 کے دور میں جبکہ لوگوں کی قیمتیں جانیں جا رہی ہیں، ان کے نوجوان مر رہے ہیں، ہمارے ڈاکٹرز مر رہے ہیں جن پر قوم کا کروڑوں روپے لگتا ہے اور آپ کا پیارے پاکستانیوں کہنے سے ہمارے دردوں کا مداوا ہو گیا؟

جناب سپیکر! میں یہاں پر تھوڑی سی تجویز آنے والے بجٹ کے حوالے سے پیش کرنا چاہوں گی کہ زراعت کے حوالے سے خدارا بیجوں پر ریسرچ کرنے کے لئے سنٹرز قائم کریں، یونیورسٹیاں بنائیں، کالجز بنائیں، نیا جو بیج ہے کسانوں کو پٹوار سرکل کے ذریعے سے مفت مہیا کریں۔

جعلی زرعی ادویات کی سختی سے روک تھام کریں۔ مافیا کے خلاف سخت کارروائی کریں، فصل ڈیمانڈ اور سپلائی کو دیکھ کر کاشت کی جانی چاہئے۔ ہر فصل گورنمنٹ خود خریدے تاکہ مڈل مین سے بچا جاسکے۔ زرعی یونیورسٹیاں بنائی جائیں اور زرعی یونیورسٹیوں کو ریسرچ کے لئے پابند کیا جائے اور ان کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔ نہروں کو سالانہ بنیادوں پر چلایا جائے۔ زرعی ٹیوب ویلوں کو سبسڈی دی جائے، پانی کو محفوظ کرنے کے لئے reservoirs بنائے جائیں کیونکہ پانی کا لیول بہت تیزی سے کم ہو رہا ہے۔ نہروں اور کھالوں کی سرکاری طور پر باقاعدہ صفائی کروائی جائے، پانی چوری کی روک تھام کی جائے، پانی کی بچت کے لئے sprinkle system اور ڈرپ اریگیشن متعارف کرایا جائے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پلیز! wind up کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! کسانوں کو زرعی ٹیوب ویلوں کے لئے سبسڈی دی جائے۔ مرکز کو سفارش کی جائے کہ سمندری پانی کو قابل استعمال بنانے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

جناب سپیکر! خاص طور پر ایجوکیشن کو پنجاب میں تجربہ گاہ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ خدارا اس کو تجربہ گاہ نہ بنائیں۔ بچوں کے رزلٹ کی بنیاد پر ٹیچرز کی سزا اور جزا ہو۔ موجودہ سسٹم اور ایجوکیشن سسٹم کو مضبوط کریں، یکساں تعلیمی سہولتیں پورے پنجاب میں پہنچائیں۔ پرائیویٹ تعلیمی اداروں پر چیک اینڈ بیلنس رکھیں۔ بین الاضلاعی روڈز بلا تفریق بنائے جائیں کیونکہ ہمارا جو روڈ ہے اور آپ کو بھی اچھی طرح سے پتا ہے کہ دو سال ہو گئے ہیں اس کی صرف مرمت بھی نہیں کی گئی۔ پہلے کم از کم مرمت ہو جاتی تھی اب تو وہ بھی نہیں ہوتی۔ موجودہ روڈز کو فوری طور پر مرمت کیا جائے۔ ضلع راجن پور میں فوری طور پر دورویہ سڑک تعمیر کی جائے اور ہر حکومت جو منصوبہ شروع کرے اپنی مدت میں مکمل کرے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ محترمہ فرح آغا!

محترمہ فرح آغا: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ میں وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ کو اتنے کم resources اور اتنے مشکل حالات میں اتنا اچھا بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ ایسے مشکل حالات میں 56۔ ارب روپے کی ٹیکس ریلیف دینے پر خراج

تحسین پیش کرتی ہوں جبکہ پوری دنیا میں کورونا نے تباہی مچائی ہوئی ہے اور اس وقت سب کو پتا ہے کہ حالات کیا جا رہے ہیں یہ مصیبت اللہ کی طرف سے آئی ہے۔

جناب سپیکر! میں کچھ عرصے سے خواجہ سرا پر کام کر رہی ہوں ان بے چاروں کو تو اس سے پہلے کوئی پوچھتا ہی نہیں تھا۔ بجٹ میں مساوات پروگرام میں 20 کروڑ ان کے لئے وقف کیا گیا۔ 66 سال سے اوپر آدمی، عورتیں اور خواجہ سرا کو 2 ہزار روپیہ مہینہ کا دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! disabled افراد کے لئے 2 بلین روپے allocate کئے گئے ان کو بھی 2 ہزار روپے مہینہ دیا جائے گا۔ تشدد سے گھر سے نکالی ہوئی خواتین کے لئے 19 ملین روپے کا ایک سنٹر راولپنڈی میں بنایا جا رہا ہے وہ تعریف کے قابل ہے۔ 48 بلین روپے پولیس ریفارمز کے لئے phase four میں تقسیم کیا جائے گا۔ 10 ہزار jobs دی جائیں گی جو کہ پنجاب کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! بے روزگاری میں لوگوں کو نوکریاں فراہم ہوں گی۔ 500 کاریں فراہم کی جائیں گی اور 68 کاریں گشت اور پروٹوکول کے لئے دی جائیں گی جو officially duty پر ہی مرکوز ہوں گی۔ 49 پولیس سٹیشنز جو کہ پنجاب کی ضرورت ہے مختلف جگہوں پر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! آخر میں آپ سے صرف اتنا کہنا چاہوں گی کہ میں جب سے آئی ہوں میں دیکھتی ہوں کہ ہم ایک دوسرے پر تنقید کرتے رہتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ جو اتنا بڑا مشکل وقت چل رہا ہے۔ ہم ایک دوسرے کے ساتھ مل کر اس کورونا کا مقابلہ کریں۔ ہم سب ایک ہو جائیں اور ان غریبوں کے لئے جو ہمیں ایم پی اے بناتے ہیں اور ہم اس ہاؤس میں آتے ہیں۔

جناب سپیکر! پلیز آپ سب سے میری یہی request ہے کہ تنقید چھوڑیں اور اس پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو جائیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: میں inform کر دوں کہ reading is not allowed. آپ points لکھ لیں. but reading is not allowed. جی، جناب محمد صفدر شاکر!

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! شکریہ۔ پنجاب کا بجٹ پیش ہوا، ٹیکسوں سے بھرپور بجٹ جس کو زندگی کے ہر شعبہ نے مسترد کیا۔ یہاں تک کہ ہمارے سرکاری ملازموں نے اس پر ماتم کیا۔ اس ملک کے اندر اتنے بحران آ چکے ہیں کبھی آٹے کا بحران، کبھی چینی کا بحران، کبھی پٹرول کا بحران

اور کبھی ڈالر کی اڑان یہ ایسے معاملات ہیں کہ جس نے پنجاب کے عوام کی چیخیں نکال دی ہیں اور ان چیخوں سے ایک ہی آواز آرہی ہے کہ:

جن پتھروں کو عطا کی تھی ہم نے دھڑکنیں
انہیں جب زباں ملی تو ہم ہی پر برس پڑے

جناب سپیکر!یہ انتقامی کارروائی جو دوسال سے جاری ہے،ہمارے لیڈر میاں محمد نوازشریف،میاں محمد شہباز شریف ،جناب محمد حمزہ شہباز شریف اور دیگر اکابرین نے دوسال صرف انتقامی سیاست میں گزار دیئے اور اس صوبہ کی ترقی کے لئے حکومت نے ایک ٹکے کا کام نہیں کیا۔ اس انتقامی کارروائی کو دیکھ کر18۔جون کو معزز سپریم کورٹ کے معزز جسٹس نے یہ بیان دیاہے کہ ملک میں احتساب کے نام پر تباہی ہورہی ہے۔یہ ہیں معاملات،اگر ہم نے اس ملک کو اس صوبہ کو ترقی دینی ہے تو ہمیں کچھ سوچنا ہوگا۔ ہمیں اس صوبہ کی اور اس پاکستان کی ترقی کے لئے اپنے وسائل سے کام لینا ہوگا۔ ہم جتنے مرضی قرضے لے لیں۔یہ ملک اور یہ صوبے ترقی نہیں کرسکتے۔ہمارے پاس ترقی کے لئے دو شعبے ہیں ایک ایگریکلچر،دوسرا انڈسٹری،اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکرادا کروں،اللہ پاک نے ہمیں چار موسم دیئے،چارفصلیں دیں،ساری فصلیں،پھلوں کے ذائقے زمین کے اندر خزانے اور اتنی چیزیں دی ہیں کہ ہم اللہ کا جتنا بھی شکرادا کریں وہ کم ہے لیکن ہم ان چیزوں کی طرف توجہ نہیں دے رہے۔

جناب سپیکر!آپ دیکھیں کہ گندم کا کیا حال ہے،آج سے دو سال پہلے ہم محکموں کو request کرتے تھے کہ ہماری گندم لے لو۔اب محکمے ہمیں request کرتے ہیں کہ ہمیں گندم دے دو۔یہ گندم، محکمہ خوراک کے گودام خالی پڑے ہیں۔میرے شہر ماموں کانجن کے اندر پہلے گوداموں سے باہر گندم لگانی پڑتی تھی آج آدھے گودام خالی پڑے ہیں۔ آج آپ کپاس کی فصل کو دیکھیں،آپ گنے کی فصل دیکھیں،آپ چاول کی فصل دیکھیں۔ ہمیں ان فصلوں پر توجہ دینی ہوگی،ہمیں اپنی ریسرچ کو آگے بڑھانا ہوگا۔ایسے بیج دریافت کرنے ہوں گے جن سے ہماری پیداوار بڑھے یہ چیزیں قابل توجہ ہیں۔

جناب سپیکر! اب انڈسٹری کی بات کروں گا آج ہماری انڈسٹری کسمپرسی کا شکار ہے، ہمارا صنعت کار پریشان ہے، ہمارا مزدور پریشان ہے، انڈسٹری بند ہو رہی ہے۔ایف بی آر نے ٹیکسوں کا اتنا بوجھ ڈال دیا ہے کہ بے چارے صنعتکار کام کرنے سے بے کار ہو گئے، ایف بی آر کو چاہئے کہ وہ انڈے کھائے مرغی نہ کھائے اگر اس ملک کو ترقی دینی ہے تو پھر ہمیں صنعت کار کو تحفظ دینا ہو گا۔

جناب سپیکر! اس ملک کی ترقی کے لئے ہم اعلان تو کرتے ہیں کہ ریاست مدینہ آؤ۔ میں تمہیں بتاؤں کہ ریاست مدینہ کیا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا دور تھا آپ مسند خلافت پر تشریف فرما تھے کہ گھر سے پیغام آیا کہ بچے کوئی میٹھی چیز کھانا چاہتے ہیں، میرے پیارے صحابیؓ نے فرمایا کہ میرے پاس تو کوئی پیسے نہیں ہیں تو گھر سے پیغام آیا کہ پیسے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ نے کہا کہ وہ پیسے کہاں سے آئے ہیں بتایا گیا کہ وہ پیسے جو بیت المال کا آٹا گھر جاتا تھا اُس آٹے سے روز ایک مُٹھی نکال لی جاتی تھی اُسی وقت حضرت ابو بکر صدیقؓ نے بیت المال کے انچارج کو حکم دیا کہ ہمارے گھر جو آٹا جاتا ہے اُس سے ایک مٹھی کم کر دو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد صفدر شاکر! wind up کریں۔

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! یہ ہے ریاست مدینہ اگر ہم نے ملک کو ترقی دینی ہے، اگر ہم نے ریاست مدینہ بنانا ہے۔

جناب سپیکر! آخر میں صرف ایک بات کہوں گا کہ ہم نے پورے بجٹ کے اندر دیکھا کہ اپوزیشن کے لئے بھی کوئی چیز ہے؟ لیکن ہمیں کچھ نہیں ملا صرف ایک شعر ملا ہے:

نہ مانگ اہل خیانت سے اپنی وفاؤں کا صلہ
مردے کبھی قبروں کی کھدائی نہیں دیتے

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب احمد شاہ کھگہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی (جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ سب توں پہلے میں اس بجٹ پیش کرنے تے وزیر خزانہ دی ٹیم نوں مبارکباد دیناں آں اور اُس توں بعد میں اک تجویز پیش کرناں چاہناں اہ فورم چونکہ ساڈے پنجاب دی سب توں وڈی بیٹھک اے اور اہ ساڈی ڈیوٹی

وِیچ شامل اے کہ اسیں ایتھے دسیئے میں اہ تجویز اپنے لیڈر جناب عثمان احمد خان بُزدار دے ذریعے جناب عمران خان تک پہنچانا چاہنداہاں میرا اس تجویز دا مقصد ایہوای اے اس بجٹ توں فائدہ اُٹھاندے ہویاں اور میں امید کرناں کہ میری گل سارے دوست صاحبان سنن گے اگر میری تجویزانہاں دے دل نوں ٹچ کرے تے میری حمایت ضرور کرن۔

جناب سپیکر !ساڈے ملک وچ میں اک لٹیرے دی گل کرنی چاہنداہاں کہ جیڑا عرصہ 35سال توں سانوں لٹ رہیااے اور اُہ اتنا خطرناک ڈاکو اے کہہ میں اہنوں جن ڈاکو داناں دیناایں میں گزارش اہ کرنا چاہنداکہ ساڈے کول ترقی دا اک موقع اے ایگری کلچر اسدے اُتے اک ڈاکو 35سال توں جیہڑا لٹ رہیا اے میں اُسدناں وی ظاہر کراں گا ایس ملک وچ میں میٹرک وچ پڑھدا سی 1985وچ جیہڑی اسمبلی آئی اُہندے وچ جونیجو صاحب اور میاں یاسین وٹو قومی لیڈر بنے ایہناں نیں تین سال واسطے اُس ڈاکو نوں روکیا اُنہوں بوتل وچ قید کیتا اُس توں بعد اُہ فیر آزاد ہو گیا۔

جناب سپیکر !اُس ڈاکو داناں اے واپڈا۔ایتھے تمام زمیندار بیٹھیں نیں میں ایس دی خصوصیات دسناں چاہناں ہاں اور میں تجویز دینا چاہندا اپنے اظہار دے نال وزیراعظم نوں کے ساڈے کول دو سال گزر گئے نیں تین سال بقایا نیں بڑا تھوڑا ٹائم اے ایہندے تے مہربانی کرن ایس ڈاکو دی خصوصیات ایہہ نیں کہ 1985وچ ایہندا flat rate 2500روپیہ فی ٹیوب ویل کیتا گیا سی جس توں اسیں خوشحال ہوئے، ساڈیاں فصلاں ہوئیاں، ہن اُہ ڈاکو بڑھدا، بڑھدا جیہڑا ساڈا اِک ٹیوب ویل 30ایکڑ نوں سیراب کر دا سی اور اُسدا بل خاموش ڈاکو ساڈے کولوں اِک لکھ توں لے کے ڈیڑھ لکھ تک ایہہ اِک ٹیوب ویل دا اِک مہینہ دا بل وصول کر دا سی اور ساڈی ساری کمائی ایہہ جن کھارہیااے۔اسدا پیٹ بھر دااے نہ ساڈی جان چُھٹ رہی اے۔

جناب سپیکر!میں اپنے وزیراعظم نال درخواست کرناں کہ ایس نوں کجھ کم کیتا جاوے، خاص کر کے زرعی ٹیوب ویل واسطے، زرعی ٹیوب ویلاں دے وچ انقلاب آئے گا اور بچت ہوئے گی۔ساڈا ملک اپنے پیسے ضائع کرن نالوں ایہندے اُتے پیسے ضائع کیتے جاون اور ایس نوں زراعت واسطے تقریباً فری کیتا جاوئے۔گھر اں دے بل لو، AC دے بل لو، فیکٹریاں دے بل لو، ہن پوزیشن ایہہ اے کہ جیڑا ٹیوب ویل دا مالک ایہہ اُہ چابی اپنی جیب وچ رکھدا اے اپنے سکے بیٹے

نوں وی نیں دیندا کہ ماتے جا کے چلانہ دیو پوزیشن ایہہ ہے کہ ساڈے ٹیوب ویلاں دے کھاڈیاں دے وچ آسیں لوکاں نے ککراں دے چھاپے سٹے ہوئے نیں کہ کوئی بندہ ایہہ دے وچ نہانہ لوے اتنے مجبور ہاں اسیں۔ ایس واپڈا ڈاکو نوں فصل ہوئے تے فصل چا کے دیندے ہاں نہ ہوئے تے تُسیں یقین کرو زمیندار طبقہ بیٹھا اے اسیں اپنے وچھے ویچ کے، جھوٹے ویچ کے، سپیشل جھوٹیاں رکھدے ہاں کہ جیڑے مہینے بل شارٹ ہوندا ہوئے تے اُس نوں ادا کر دیئے اور ایہہ ڈاکو ساڈے نال ایہہ کر رہیا اے کہ جیڑے اسیں ریگولر بل بھر رہیں ہاں اُنہاں نوا ے زائد بل پا دیندا اے۔ اے ڈاکو لوکاں نال رل کے کنڈیاں لوا کے اُنہاں کولوں پانچ ہزار لے کے اُہ ساڈے رنگے شریف آدمیاں دے اُتے پاندا اے۔

جناب سپیکر! میں اپنی حکومت نوں ایہہ تجویز دیندا آں تے نال request کرنا کہ جہیڑا کم میاں محمد نواز شریف نہیں کر سکیا، محترمہ بے نظیر نہیں کر سکی، جناب شوکت عزیز نہیں کر سکیا، جناب جمالی صاحب نہیں کر سکے خدارا ایہندے اُتے کوئی فوکس کرو اور صرف سانوں ٹیوب ویل بل اُس حساب وچ لے آؤ کہ اسیں afford کر سکیئے اور زمیناں نوں پانی لا سکیئے۔ اساں ٹیوب ویل دا پانی جیباں دے وچ کوئی نہیں پانا، پانا اے تے زمین نوں پانا اے، فصل نوں پانا اے جیہدے وچ کھاد پائی اے، اسیں بے کار نیں پانا لہٰذا میری تجویز اے ٹائم دی کمی اے ایس ڈاکو توں سانوں بچایا جائے ایہہ اک مشترکہ ڈاکو اے جہیڑا اپوزیشن نوں وی پے گیا تے ایوان نوں وی پے گیا اے۔

جناب سپیکر! اس دے اُتے میری تجویز اے کہ ساڈی گل جناب عمران خان تک پہنچائی جاوے اِک چھوٹا ڈاکو نہری، ساڈے کول بہترین نہری نظام اے لیکن لوکاں نیں موگے وڈے کروا کے نویں پائپ پا کے اُہندا ستیاناس کیتا ہویا اے۔ اسیں چاہندے ہاں کہ ساڈے موگے دا سائز ہی ہر اِک نوں ملے تا کہ ٹیلاں تے پانی چلا جاوے۔ بڑی مہربانی میرے علاقے دے مسائل نیں تعلیم دے نیں جہیڑے جیویں وی نیں ساریاں دے نال اسیں وی ہاں دس سال توں پسے ہوئے ہاں جہیڑی وی مہربانی کر سکن لیکن میری request اے کہ ساڈی ایہہ گل وزیر اعظم تک ضرور پہنچائی جاوے اچھے انسان نیں سپورٹس مین نیں اُہ ایس جن نوں قابو کرن گے جہیڑا جونیجو صاحب نے قابو کیتا سی تے فیر نیں ہویا امید اے جناب عمران خان ایہنوں قابو کرن گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب منیب الحق!

جناب منیب الحق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ حسنت جمیع خصالہ صلو اعلیہ والہ۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں اس ایوان کو مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا کہ خاتم النبیین ﷺ کے معاملے میں جو بل یہاں سے پیش ہوا ہے۔

جناب سپیکر! یہ ایوان اُس کے لئے مبارکباد کا مستحق ہے۔ میں حکومت کی کارکردگی اور بجٹ کے بارے میں بات کروں تو میرا خیال ہے کہ یہ شعر کافی ہے:

میں وہ کس طرح سے کروں بیاں
جو کئے گئے ہیں ستم یہاں
سنے کون میری یہ داستاں
نہ کوئی ہم نشین ہے نہ رازداں

جناب سپیکر! زراعت اس ملک میں معیشت کے معاملے میں ریڑھ کی ہڈی کا کردار ادا کرتی ہے۔ زراعت کے حوالے سے میں یہ عرض کروں گا کہ United Nation کے مطابق ٹڈی دل سے 800- ارب روپے کا نقصان متوقع ہے جس کے لئے پنجاب حکومت نے موجودہ بجٹ میں قدرتی آفات اور ٹڈی دل سے نمٹنے کے لئے 4- ارب روپے رکھے ہیں یہ سراسر مذاق ہے۔ 800- ارب روپے کا نقصان بچانے کے لئے اگر 40- ارب روپے بھی رکھ دیئے جاتے تو میں سمجھتا ہوں ناکافی تھے۔

جناب سپیکر! وزیر خزانہ نے بجٹ تقریر کے دوران ڈریپ اریگیشن اور latest technology کی بات کی latest technology کو چھوڑیں میاں محمد شہباز شریف دور کی farm to market roads ان دو سالوں میں ایک بھی بنی ہے تو اُس کا بتا دیں؟ میاں محمد شہباز شریف نے جو پختہ کھالوں کی سکیم دی تھی اُس پر اگر کوئی کام ہوا ہے تو وزیر صاحب بیان کریں۔

جناب سپیکر! کیا یہ سکیمیں زراعت اور کسان کے لئے ضروری نہیں تھیں؟ میاں محمد شہباز شریف کے دور میں زیتون کی کاشت بارانی علاقوں میں کروائی گئی جس کا رزلٹ پورے پنجاب کے سامنے ہے۔

جناب سپیکر! کیا گزشتہ دو سالوں میں موجودہ حکومت نے کسی قسم کی نئی فصل کا تجربہ کیا ہے، کیا نئی کاشت کسی علاقے میں کروائی ہے تو اس کا جواب صفر ہے؟ کاشت کے لئے ٹیوب ویل کا استعمال کیا جاتا ہے حکومت نے ڈیزل کی جو قیمتیں ہونی چاہئیں تھیں وہ قیمتیں مہیا نہ کر کے زمینداروں کے ساتھ ظلم کیا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے بہت خوشی ہوتی اگر موجودہ بجٹ میں ٹیوب ویل چلانے کے لئے سولر سسٹم پر سبسڈی دی جاتی یا اس حوالے سے کوئی سپیشل سکیم announce کی جاتی جو کہ نہ کی گئی۔

جناب سپیکر! میں اپنے شہر اوکاڑہ کی بات کروں گا میرا حلقہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ساڑھے چار لاکھ آبادی کا شہر ہے اور زراعت سے منسلک ضلع ہے۔ اوکاڑہ کی غلہ منڈی پاکستان کی مکئی کے حوالے سے سب سے بڑی غلہ منڈی ہے۔ میاں محمد شہباز شریف حکومت نے 52 ایکڑ رقبہ نئی غلہ منڈی کے لئے مختص کیا تھا موجودہ حکومت کو دو سال ہونے کو ہیں لیکن انہوں نے نئی غلہ منڈی کے لئے اس بجٹ میں ایک روپیہ رکھا ہے اور نہ ہی اس سے پہلے اس غلہ منڈی کے لئے کوئی کام کیا گیا ہے۔ کاشتکاروں کے لئے یہ منڈیاں شوروم کی مانند ہوتی ہیں جہاں پر وہ اپنی اجناس لا کر فروخت کرتے ہیں۔ غلہ منڈی نہ بننے کی وجہ سے ہر سال لاکھوں، کروڑوں روپے کی مکئی کا نقصان ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر سبزی منڈی کی بات کی جائے تو پاکستان کی سب سے بڑی آلو منڈی اوکاڑہ کی ہے۔ پوری دنیا میں یہاں سے آلو ایکسپورٹ کیا جاتا ہے اور کروڑوں، اربوں روپے کا زرمبادلہ کمایا جاتا ہے۔ اوکاڑہ سبزی منڈی کی تعمیر کے حوالے سے بھی حکومت کی کوئی سنجیدگی نہیں ہے۔ اوکاڑہ میں زرعی آلات کی پاکستان کی سب سے بڑی انڈسٹری ہے۔ مجھے وزیر موصوف کی بجٹ تقریر میں کہیں نظر نہیں آیا کہ انہوں نے زرعی آلات کے لئے کوئی سبسڈی دی ہو یا ان کے لئے کوئی package announce کیا ہو۔

جناب سپیکر! میرا شہر اوکاڑہ گزشتہ دوسالوں میں جنگ کا منظر پیش کرتا ہے وہاں پر سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور جگہ جگہ کوڑا دکھائی دیتا ہے۔ اگر ہیلتھ کے حوالے سے بات کی جائے تو میاں محمد شہباز شریف نے ڈی ایچ کیو کی اپ گریڈیشن کا منصوبہ منظور کیا تھا اس پر دوسالوں میں کوئی کام نہ ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منیب الحق! آپ اپنی تقریر کو30 سیکنڈ میںwind up کریں۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! نہ ہی وہاں پر کوئی نیا ہسپتال بنانے کے لئے کوئی کام ہورہا ہے۔ اگر تعلیم کی بات کی جائے تو اوکاڑہ ساؤتھ سٹی میں بوائز کالج کی ضرورت ہے کیونکہ ساڑھے چار لاکھ آبادی کے لئے ایک بوائز کالج ناکافی ہے۔

جناب سپیکر! یہ حکومت اس طرح کے کام کرکے عوام سے میاں محمد نواز شریف کی محبت کا بدلہ لے رہی ہے کیونکہ ضلع بھر میں پاکستان مسلم لیگ(ن) نے کلین سویپ کیا تھا۔ میاں محمد نواز شریف کی محبت دلوں سے ختم نہیں کی جاسکتی کیونکہ وہ عوام کے دلوں میں بستے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ میاں محمد نواز شریف نے اس ملک و قوم کی خدمت کی ہے۔ اس ملک میں تمام مسائل بھی میاں محمد نواز شریف نے ہی ختم کئے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ میاں محمد نواز شریف چوتھی مرتبہ بھی اس ملک کے وزیراعظم بنیں گے اور اس ملک کی تقدیر بدلیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، اب ملک واصف مظہر اپنی بات کریں۔

ملک واصف مظہر: اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے جناب عثمان احمد خان بزدار کو وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کو اتنے مشکل حالات میں جب پوری دنیا کورونا وائرس وبا کی لپیٹ میں ہے سرپلس بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ پاکستان تحریک انصاف جب 2018 کے الیکشن میں آئی تو جناب عمران خان نے یہ منشور دیا کہ پاکستان تحریک انصاف جب اقتدار میں آئے گی ہم ہیلتھ، ایجوکیشن اور انسانیت کی خدمت پر خرچ کریں گے تو آج میں سمجھتا ہوں کہ حکومت پنجاب نے جناب عثمان احمد خان بزدار اور ان کی ٹیم کی سربراہی میں جناب عمران خان کے وژن کو سامنے رکھتے ہوئے 12.6 فیصد ہیلتھ پر خرچ کیا ہے اور17.4 percent of total بجٹ ایجوکیشن پر خرچ کیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ پنجاب کی تاریخ کی سب سے بڑی spending ہے جو کہ ہیلتھ اور ایجوکیشن پر کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر! میں ہیلتھ کی بات کروں تو پچھلے ادوار میں جب ایک غریب شخص، مزدور اور کسان دوائی کے لئے بلک رہا تھا جب ہسپتال میں بیڈ کے حصول کے لئے سفارشیں ڈھونڈ رہا تھا تو اس وقت ان حکمرانوں نے لال بسیں بنائیں اور ان غریب کسانوں اور مزدوروں کو وہ بسیں دکھائیں کہ ان بسوں پر بٹھا کر آپ کا علاج کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! اگر میں ایجوکیشن کی بات کروں کہ جس طرح پنجاب کے ایجوکیشن سسٹم کو تباہ کیا گیا اس کی مثال نہیں ملتی۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر جناب عثمان خان احمد بزدار کا شکریہ ادا کروں گا کہ 1960 میں ملتان میں نشتر ہسپتال بنایا گیا اور آج ہمارے لئے سردار عبدالرب نشتر کی طرح جناب عثمان احمد خان بزدار نے نشتر II کا اعلان کیا اور الحمدللہ جنوبی پنجاب کی پوری عوام، کسان اور مزدور جناب عثمان احمد خان بزدار کے مشکور ہیں کہ انہوں نے نشتر II کا اعلان کیا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر ایجوکیشن کا ذکر کروں گا کہ PEF ایک بہت اچھا ادارہ ہے اور 28 لاکھ بچے اس ادارے سے مستفید ہو رہے ہیں۔ جنوبی پنجاب کے چار لاکھ طلباء کو اساتذہ پڑھا رہے ہیں اور جنوبی پنجاب کے 28 لاکھ بچے مستفید ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! بدقسمتی سے اس ایوان میں اس حوالے سے بارہا رولنگ دی گئی اور اس حوالے سے بارہا کمیٹی بھی بنائی گئی لیکن اس پر عمل نہیں کیا جارہا۔

جناب سپیکر! میری گزارش اور تجویز ہے کہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت اپنے منشور پر عمل کرتے ہوئے یہ جو ایک اچھا PEF کا ادارہ ہے اس کے طلباء کو پڑھائی سے اور اساتذہ کرام کو بے روزگار ہونے سے بچائے اور تعلیم کی خدمت کریں۔

جناب سپیکر! یہاں پر ذکر کیا جاتا رہا ہے کہ سابقہ ادوار میں بہت اچھا کام ہوتا رہا اور بہت اچھا بجٹ پیش کیا جاتا رہا ہے۔ اس مملکت خداداد کو بنے ہوئے 72 سال ہو چکے ہیں اور آج ہمارا ہر آنے والا بچہ مقروض ہے۔ یہاں پر میرے دائیں طرف دو سسٹر جماعتیں پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ن) موجود ہیں آج ان کی جو محبت ہے وہ کسی سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب جناب پرویز الٰہی نے پنجاب 150-ارب روپے کے سرپلس بجٹ میں چھوڑا اور جب پاکستان تحریک انصاف کی حکومت آئی تو یہ صوبہ 1200-ارب کے deficit میں کیسے چلا گیا؟ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ۔۔

(اس مرحلہ پر سردار محمد اویس دریشک کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: ملک واصف مظہر! آپ اپنی تقریر کو جاری رکھیں۔

ملک واصف مظہر: جناب سپیکر! ایک پنجاب کا کسان جو کہ پورا سال اپنا خون پسینہ ایک کرکے فصل اُگاتا ہے اور سال کے آخر میں اس کے گھر میں دانے نہیں ہوتے تو میں پوچھنا یہ چاہتا ہوں کہ ایک مزدور جو اپنا خون پسینہ ایک کرکے کارخانے کی بھٹیوں کو روشن کرتا ہے مگر اس کے گھر کا چولہا ٹھنڈا رہتا ہے تو پھر کون اس کا ذمہ دار ہے، اگر یہ بھی ذمہ دار نہیں جنہوں نے 72 سال اس ملک پر حکومت کی تو کون ذمہ دار ہے؟

جناب سپیکر! میں جنوبی پنجاب کا ذکر کروں گا کہ جنوبی پنجاب کو گورنمنٹ بجٹ کا 33 فیصد حصہ دیا گیا اور بجٹ کی fencing کا فرمایا گیا میں یہاں پر دست بستہ گزارش کروں گا کہ مہربانی کریں اور جنوبی پنجاب کی 72 سالہ محرومیوں کو دُور کریں۔ ہمیں transparent طریقے سے بتائیں کہ کس ضلع کو کتنے فنڈز دیئے گئے ہیں؟

جناب چیئرمین: ملک واصف مظہر! wind up کرلیں۔

ملک واصف مظہر: جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں۔ میں اپنے حلقہ پی پی-218 کا ذکر کروں گا۔ میرا حلقہ پی پی-218 ملتان اور خانیوال کا بارڈر ہے۔ تحصیل شجاع آباد اور تحصیل جلال پور کی بات کی جاتی ہے لیکن ملتان کی تحصیل صدر کا علاقہ ہمیشہ محروم رہا ہے۔ یہاں پر سیوریج اور سڑکوں کے بہت زیادہ مسائل ہیں۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کروڑہا روپے کی لاگت سے ڈسپوزل سکیمیں مکمل کرتا ہے لیکن بعد میں ان کو چلانے کے لئے Users کمیٹیوں کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ محکمہ پبلک ہیلتھ کے تحت پہلے سکیموں کی maintenance کے لئے funds مختص کئے جاتے تھے جس کی وجہ سے ان کی maintenance ہوتی رہتی تھی لیکن اب maintenance نہ ہونے کی وجہ سے یہ ڈسپوزل سکیمیں بند پڑی ہیں۔ جب حکومت taxpayers کے کروڑوں روپے خرچ

کر کے ایسی سکیموں کو مکمل کرتی ہے تو پھر مہربانی کر کے انہیں own بھی کیا جائے اور ان کو حکومت خود چلائے۔

جناب سپیکر! میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں آخر میں ایک مرتبہ پھر وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ان مشکل حالات کے باوجود پنجاب کا سرپلس بجٹ دے کر عوام کے دل جیت لئے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: مہربانی۔ اب محترمہ راحیلہ نعیم بات کریں گی۔

محترمہ راحیلہ نعیم: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں پنجاب اور پاکستان کی عوام کے ساتھ افسوس کا اظہار کرتی ہوں کہ اس ناگفتہ حالات میں بھی حکومت نے ان کا ساتھ نہیں دیا۔ جب ہمارے پاس یہ بجٹ کا کتابچہ آتا ہے تو پورا پنجاب اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں پورا سال جو اخراجات کئے جانے ہوتے ہیں ان کا ذکر اس کتاب میں ہوتا ہے اور ہمیں اس مرتبہ اس کو دیکھ کر بہت ہی تشویش لاحق ہوئی ہے۔ ان ناگفتہ حالات کے اندر بھی صوبہ پنجاب کا بجٹ ڈیڑھ سو ارب روپے سرپلس میں ہے۔

جناب سپیکر! ابھی میرے حزب اختلاف کے بھائیوں نے بجٹ پر بات کرتے ہوئے بتایا کہ ان کے علاقوں میں فلاں فلاں ترقیاتی کام کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! کیا ایوان میں بیٹھے ہوئے میرے باقی بھائی نہیں بتائیں گے کہ ان کے علاقوں میں کون کون سے ترقیاتی کاموں کی ضرورت ہے، کیا ان کے علاقوں میں ترقیاتی کاموں کی ضرورت نہیں ہے، کیا مجھے یہ نہیں بتایا جائے گا کہ جب کورونا کی وجہ سے پنجاب کی عوام کے حالات صحت کے حوالے سے بہت زیادہ خراب ہیں تو پھر آپ نے وفاق کو فنڈز واپس کیوں کئے ہیں؟ آپ نے میرے پنجاب کی عوام کے حقوق پر ڈاکا ڈالا ہے۔ کیا مجھے اس بارے میں پوچھنے کا حق نہیں ہے؟ آپ پنجاب میں sanitizer مہیا نہیں کر سکے لیکن پھر بھی پنجاب کی عوام کو جاہل کہا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمیں صوبہ پنجاب کے ہسپتالوں میں معیاری سہولتیں مہیا کریں جبکہ آپ کہتے ہیں کہ یہ جاہل قوم ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہسپتالوں کے اندر بیڈز مہیا نہیں ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ جاہل قوم ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمیں ادویات نہیں مل رہیں تو آپ کہتے ہیں کہ یہ قوم جاہل ہے۔ جب قوم کے آپ جیسے حکمران ہوں گے تو پھر پنجاب کی عوام اور حزب اختلاف کے معزز ممبران سوال تو ضرور کریں گے۔

جناب سپیکر! مجھے کہا گیا کہ مسلم لیگ(ن) اور تحریک انصاف کے budgets کا موازنہ کرتے ہیں۔ آیئے ہمارے دور حکومت کے بجٹ اور آپ کے بجٹ کا موازنہ کر لیتے ہیں۔ آپ نے اس بجٹ میں شعبہ صحت کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا ہے اور اس شعبہ میں کیا بہتری لا رہے ہیں؟ اس کا موازنہ ہمارے دور کے بجٹ 18-2017 سے کر لیتے ہیں۔ آپ بجٹ 18-2017 کے بارے میں تنقید کر رہے ہیں اور اپنے بجٹ کی تعریفیں کریں، بے شمار تعریفیں کریں لیکن خُدا کے واسطے آپ گوبر کو گاجر کا حلوہ ظاہر نہ کریں۔ آپ تعریف میں اس حد تک نہ جائیں۔ آپ تو یہ بھی بُھول گئے ہیں کہ پنجاب کے عوام آپ سے مطالبہ کیا کر رہے ہیں؟ مسلم لیگ(ن) کی حکومت نے 18-2017 کے بجٹ میں ترقیاتی منصوبوں کے لئے 51۔ارب روپے مختص کئے تھے جبکہ آپ اپنے بجٹ سال 21-2020 میں ترقیاتی سکیموں کے لئے صرف 14.5۔ارب روپے دے رہے ہیں یعنی آپ نے ترقیاتی بجٹ میں 71 فیصد کمی کر دی ہے۔ ہم نے سال 18-2017 میں شعبہ صحت کے لئے 164۔ارب روپے مختص کئے تھے جبکہ آپ 21-2020 کے بجٹ میں شعبہ صحت کے لئے صرف 44۔ارب مختص کر رہے ہیں یعنی 37 فیصد کمی کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! اس پر پنجاب کی عوام آپ سے سوال تو ضرور کرے گی بے شک آپ ہمیں جاہل یا کچھ بھی کہیں۔ اس کے علاوہ آپ سلطان تقریر الدین کی باتیں سُنیں، وہ روزانہ ٹیلیویژن پر آکر ایک تقریر فرما دیتے ہیں کہ میں پاکستان کی عوام کو پچاس لاکھ گھر مہیا کروں گا اور ایک کروڑ نوکریاں دوں گا۔ آپ کورونا کے حوالے سے تو بڑا شور مچاتے ہیں کہ ہمارے ملک کی معیشت کورونا کی وجہ سے گر گئی ہے۔ چار مہینے پہلے پاکستان کے اندر دس لاکھ لوگ بے روزگار ہو گئے تھے تو اس کا جواب کون دے گا؟

جناب سپیکر! پنجاب کی عوام آپ سے پوچھتی ہے کہ وہ ایک کروڑ نوکریاں کہاں ہیں؟ حکومت میں بیٹھ کر آپ ہمیں محبِّ وطن یا غدار ہونے کے سرٹیفکیٹ جاری کر رہے ہیں۔ خُدا کے واسطے اس ملک کو آگے بڑھنے دیں۔ لوگوں کو محب وطن یا غدار ہونے کے سرٹیفکیٹ دینا چھوڑ دیں۔

جناب سپیکر! ہم سے زیادہ محب وطن کون ہو سکتا ہے؟ ہم نے اتنے زیادہ pressure کے باوجود ایٹمی دھماکے کئے تھے۔ ہم نے اپنے دور حکومت میں سڑکیں بنائیں، موٹرویز بنائیں، کالجز اور یونیورسٹیاں بنائیں۔ آپ اپنی دو سالہ کارکردگی بتائیں کہ ان دو سالوں میں آپ نے کون سے بڑے پراجیکٹس مکمل کئے ہیں؟ ہم سے زیادہ محب وطن کوئی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ہماری کارکردگی پوری دنیا میں example بنی ہوئی ہے۔ آپ اپنے دو سال کی نالائقی اور نااہلی کو بیان کریں۔ ہم چور اور جاہل ہیں اور نہ ہی پنجاب یا پاکستان کی عوام جاہل ہے۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس بجٹ کے ساتھ پنجاب کے عوام کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ پنجاب کے عوام اس وقت انتہائی ناگفتہ حالات سے دوچار ہیں تو ایسی کارکردگی سے آپ عوام کے پاس ووٹ مانگنے کس منہ سے جائیں گے؟

جناب سپیکر! لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ اُس سلطان تقریر الدین کی تقاریر میں کئے گئے وعدوں کی تکمیل کب ہوگی، مجھے بتائیں کہ ہم کس کس چیز کا رونا روئیں؟ ہم مہنگائی کا رونا آپ کے سامنے روتے ہیں تو آٹا ناپید ہو جاتا ہے۔ تقریر الدین نے اپنی تقریر میں کہا کہ آٹا سستا کر رہا ہوں لیکن آٹا نایاب ہوگیا۔ اس نے کہا کہ چینی سستی کر رہا ہوں تو چینی نایاب ہوگئی۔ اس نے کہا کہ میں پٹرول سستا کر رہا ہوں تو اب عوام کو پٹرول بھی نہیں مل رہا۔

جناب سپیکر! مجھے کہنا پڑتا ہے کہ اس بجٹ کے اندر پنجاب کے حقوق پر ڈاکا ڈالا گیا ہے۔ یہ بھی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آپ نے دو سالوں میں امیر لوگوں کو 2122۔ارب کی مراعات دی ہیں۔ اگر میں صرف اس رواں مالی سال کا حساب لگاؤں تو آپ کی حکومت نے امیر لوگوں کو 1150۔ارب روپے کی مراعات دی ہیں۔ کیا یہ غریبوں کی خدمت ہے؟ اس بجٹ کے اندر امیروں کے لئے بہت زیادہ مراعات ہیں جبکہ غریبوں کے لئے کچھ نہیں ہے۔ پنجاب کے

غریب عوام کو اس پر بہت افسوس ہے۔ آج وہ بھی یقیناً میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو آوازیں دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! wind up کرلیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! جی، میں wind up کر رہی ہوں۔ یہاں حکومتی ممبران نے اپنے بجٹ کی تعریفوں کے پُل باندھے ہیں۔ سیکرٹری خزانہ اور بیوروکریسی کے دوسرے لوگوں کی تعریف کی جارہی ہے۔ صد افسوس، مجھے اپنے بھائی بہنوں کی باتیں سُن کر افسوس ہوا ہے کیونکہ آپ کا بجٹ ڈیڑھ سو ارب روپے سرپلس میں ہے اور آپ اس کی تعریفیں کر رہے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اب سید صمصام علی شاہ بخاری بات کریں گے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ زینب عمیر!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ فردوس رعنا!۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، جناب محمد نعیم!

جناب محمد نعیم: جناب سپیکر! میں بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بحث کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ ان سے یہ بھی گزارش کرتا ہوں کہ خدارا اپنے حلقوں کے علاوہ بھی کسی حلقہ نیابت پر نظر رکھیں۔

جناب سپیکر! میرا حلقہ پی پی۔194 تحصیل عارف والا ہے اور اس بجٹ میں میرے حلقہ کے لئے کوئی بھی نئی سکیم نہیں رکھی گئی۔ مسلم لیگ(ن) کے دور حکومت میں بھی میرے حلقہ پی پی۔194 میں کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوا۔ مسلم لیگ(ن) کے لوگ غلط دعوے کرتے ہیں۔ میرے حلقہ کی ایک سڑک 26 دیہات کو عارف والا سے ملاتی ہے۔ وہ پچھلے 25/20 سالوں سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

جناب سپیکر! ابھی تو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ کر دیا، وہ کر دیا لیکن انہوں نے اپنے دور حکومت میں اس سڑک کے لئے بھی فنڈز نہیں رکھے۔ یہ اپنے دور کے آخری سال 18-2017 میں یہ سکیم بجٹ میں لائے تو نامکمل چھوڑ گئے۔ وہ 26 دیہات 25/20 سال سے عارف والا سے کٹے ہوئے ہیں۔ زمیندار اپنی فصل اونے پونے ریٹ پر بیچنے کے لئے مجبور ہیں۔ لڑکے لڑکیاں پڑھائی اور نوکری وغیرہ کے لئے شہر نہیں جاسکتے اور اگر بارش ہو جائے تو پیدل چلنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہ ongoing scheme تھی لیکن ہمارے اس بجٹ میں اُس سکیم کے لئے صرف 5 ملین روپے رکھے گئے جبکہ اُس کے لئے 27 ملین درکار تھے۔ میرا خیال ہے اس طرح تو وہ سکیم 20 سالوں میں مکمل ہو گی۔

جناب سپیکر! میری التجا ہے کہ میری اُس سکیم کو مکمل کروایا جائے تاکہ میں لوگوں کو جا کر کہہ سکوں کہ پچھلے 30 / 25 سال میں جو نمائندے یہ کام نہیں کروا سکے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے یہ کام دو سال میں مکمل کرا دیا ہے۔

جناب سپیکر! جناب پرویز الٰہی کے دور میں عارف والا میں کارڈیالوجی سنٹر منظور ہوا تھا اور صرف 10 فیصد کام بقایا تھا لیکن پاکستان مسلم لیگ (ن) کو میں شاباش دیتا ہوں کہ اپنے دس سالہ دور میں وہ 10 فیصد کام مکمل نہ کرا سکے کیونکہ اگر یہ کام مکمل ہو گیا تو یہ credit جناب پرویز الٰہی کی حکومت کو جائے گا۔ او بھائی! وہاں پر عوام بس رہے ہیں وہ ضرورت ہے عارف والا کی، وہ ضرورت ہے بہاولنگر کی، وہ ضرورت ہے چشتیاں کی اور اُس سے آگے جتنے بھی شہر ہیں کیونکہ وہ سارے لوگ عارف والا سے گزر کر لاہور جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ سے گزارش ہے کہ وہ 10 فیصد کام اگر مکمل ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستان تحریک انصاف کے لئے ایک شاباش ہو گی۔

جناب سپیکر! پاکستان مسلم لیگ (ن) کے بھائیوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ اسمبلی کے floor پر شور ڈالتے ہیں یہ پچھلے دس سالوں میں کیا کرتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ چاہتے ہیں کہ ہم " تلی پر سرسوں جمائیں" ابھی تو دو سال ہوئے ہیں آپ دیکھو گے کہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت میں انشاءاللہ سارے کام ہوں گے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ عنیزہ فاطمہ!

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہاں ایک بجٹ پیش کیا گیا جو صوبے کا بجٹ کم اور مذاق زیادہ تھا۔ ایسا بجٹ کہ جہاں عوام کے لئے منصوبہ تو دُور، عوام کا کہیں ذکر تک نہیں کیا گیا۔ یہ صوبہ میرا صوبہ ہے، یہ صوبہ میاں محمد شہباز شریف کا صوبہ ہے جسے بُزداری حکومت کے ذریعے برباد کیا

جارہا ہے۔ یہاں بجٹ پیش ہوتے تھے تو تعلیم کی بات ہوتی تھی، صحت کے منصوبوں کا اعلان ہوتا تھا، کالج وسکول بنتے تھے، نئی سڑکوں اور پُلوں کے منصوبے شامل ہوتے تھے۔

جناب سپیکر! میاں محمد شہباز شریف کے پنجاب میں طلباء کے لئے خصوصی فنڈز رکھے جاتے تھے، ذہین طلباء کو اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرون ملک بھیجا جاتا تھا اور پنجاب کی مثالیں پوری دنیا میں دی جاتی تھیں مگر پھر پنجاب کو اچانک کسی کی نظر لگ گئی اور جناب عثمان احمد خان بُزدار پنجاب کے لئے ایک بددعا ثابت ہوئے۔

جناب سپیکر! پنجاب اور پاکستان رو رہا ہے، تباہ ہو رہا ہے، اس کی فصلیں ٹڈی دَل کھا رہا ہے اور یہ ہوائی جہاز کے جھولے لے رہے ہیں۔ جنوبی پنجاب کا کاشتکار لُٹ گیا لیکن یہ اپنی جیبیں بھر رہے ہیں۔ ٹڈی دَل کے خاتمے کے لئے کیا منصوبہ بنایا گیا ہے؟ کسان کو ڈیزل تک نہیں مل رہا جس کی وجہ سے چاول کی کاشت لیٹ ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں آج ان کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ آنے والا بحران چاول کا بحران بھی ہو سکتا ہے۔ پنجاب کا کسان، صنعت کار، سرمایہ کار اور دکاندار بھی تباہ ہو رہا ہے۔ اس بجٹ میں ان کاروباری لوگوں کے لئے کون سا منصوبہ بنایا گیا ہے؟ صوبے کے کسی شہر میں چلے جائیں سڑکوں کا بُرا حال ہے، نئی سڑکیں تو یہ بنا نہ سکے اور جو سڑکیں بنی ہوئی تھیں اُنہیں یہ منصوبے کے تحت تباہ کر رہے ہیں۔ یہ اپنی نااہلی اور نالائقی کو کورونا کے پیچھے چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں جو نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اس وقت پنجاب کورونا سے سب سے زیادہ متاثرہ صوبہ ہے۔ ہزاروں نئے کیس آرہے ہیں اور روزانہ 80/70 شہری جاں بحق ہو رہے ہیں اور ہمارے وسیم اکرم پلس کورونا کا فضائی جائزہ لے رہے ہیں۔ مجھے دنیا کا کوئی ایک ایسا ملک بتا دیں جہاں پر وائرس کا جائزہ ہوائی جہاز پر لیا جائے۔ ان سے کہیں کہ خدارا! بس کریں اور ہوائی جہاز کے شوق کو ختم کر دیں۔ جناب وسیم اکرم نے تو سب سے زیادہ وکٹیں لینے کا ریکارڈ قائم کیا تھا اور ہمارے وسیم اکرم پلس سب سے زیادہ جانیں لینے کا ریکارڈ بنا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر بتاتی چلوں کہ تبدیلی سرکار نے عوام سے بے تحاشا وعدے کئے تھے جن میں سے کوئی ایک وعدہ بھی پورا نہیں ہو سکا۔ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا بلکہ ان کی تنخواہ سے کورونا کی مد میں لاکھوں روپے

کی کٹوتی کر لی گئی ہے۔ ایک ماہ گزر گیا ہے پٹرول ناپید ہے اُس کے باوجود ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔

جناب سپیکر! میرا صوبہ ایک زرعی صوبہ ہے۔ آج گندم کا season ختم ہوا ہے تو غریب عوام کے لئے گندم 2 ہزار روپے فی من بھی ملنا مشکل ہو گئی ہے۔ یہ نااہل اور نکمی حکومت اپنے کسان کو relief دینے کی بجائے یوکرائن سے لاکھوں ڈالر کی گندم درآمد کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! میرے اتنے بڑے صوبے پر ایک ناتجربہ کار شخص لگا دیا گیا اور اس صوبے کو سیاسی بصیرت نہ رکھنے والے شخص کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے جس کا اپنا کوئی وژن نہیں ہے جس نے اس صوبے کو تباہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! میں آخر میں اپنے قائدین میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور جناب محمد حمزہ شہباز شریف کے سنہری کاموں کو سلام پیش کرتی ہوں جنہوں نے دن رات ایک کر کے کسی دباؤ کی پرواکئے بغیر پاکستان کو ایٹمی طاقت بنایا جنہوں نے اپنے دور حکومت میں 2500 کلومیٹر موٹروے کی تعمیر کی، گوادر بندر گاہ بنائی، شہباز شریف رورل روڈ پروگرام کے تحت گاؤں سے منڈیوں تک ہزاروں کلومیٹر کارپیٹڈ روڈز کی تعمیر کی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ انرجی سیکٹر میں اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری کی جس سے بے شمار پلانٹ لگے جس کی وجہ سے آج ہمارے ملک کے اندھیرے دُور ہو چکے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے آپ تشریف رکھیں۔ جی، جناب جاوید اختر!

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے ٹرانسپورٹ (جناب جاوید اختر): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہ بجٹ غیر معمولی حالات میں پیش کیا گیا۔ آپ یقین جانیں مجھے تو یہ خوش فہمی نہیں تھی کہ اتنا اچھا بجٹ آئے گا لیکن میں وزیر اعلیٰ پنجاب، وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور سارے سٹاف کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے بجٹ کی تیاری میں دن رات کام کر کے اتنا اچھا بجٹ پیش کیا۔

جناب سپیکر! اس بجٹ کو pro-business budget بھی کہا گیا۔ کورونا کی وبا کی وجہ سے کاروبار بند پڑے ہیں تو اچھی بات ہے کہ کاروبار کو صحیح پٹڑی پر لایا جائے لیکن کیا ہی اچھا ہوتا ہماری 70 فیصد آبادی جو دیہاتوں میں رہتی ہے وہ زراعت سے منسلک ہے کہ آپ pro-agriculture budget بھی بنائیں۔ 70 فیصد آبادی کی جیب میں جب پیسے نہیں ہوں گے اُن کے پاس purchasing power ہی نہیں ہو گی تو پھر کاروبار کیسے چلیں گے؟ ہمیں سب سے زیادہ توجہ اُن 70 فیصد عوام پر دینی چاہئے اور اس کے لئے بجٹ میں سکیمیں شامل کرنی چاہئیں۔

جناب سپیکر! آپ تین چار ماہ پیچھے فروری مارچ میں چلے جائیں معیشت کے indicator بتا رہے تھے کہ معیشت بہتری کی طرف جا رہی ہے۔ کافی بہتری آئی ہے کیونکہ ٹیکسوں کی وصولی میں 13 فیصد اضافہ ہوا ہے اور بجٹ کا deficit 71 فیصد کم ہوا ہے۔ بدقسمتی سے COVID-19 کی وجہ سے بڑے بڑے ممالک کی معیشت ڈوب گئی ہے، ہم تو already third world سے تعلق رکھتے ہیں اور ہماری معیشت ویسے ہی کمزور تھی لیکن ہم سب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اس بیماری سے نجات دے اور تمام بیماروں کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

جناب سپیکر! ہماری حکومت نے جنوبی پنجاب کا علیحدہ صوبہ دینے کا وعدہ کیا تھا جس میں تھوڑی بہت پیشرفت ہوئی ہے لیکن میں اس سے مطمئن نہیں ہوں۔ ہمیں حقیقت پسندی سے کام لینا چاہئے کیونکہ علیحدہ سیکرٹریٹ کے لئے 50 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جہاں پر ایڈیشنل چیف سیکرٹری، ایڈیشنل آئی جی اور 16 محکمہ جات کام کریں گے لیکن یہ صوبے کا alternate نہیں ہو سکتا۔ وہاں کی عوام پوچھتی ہے کہ جنوبی پنجاب کا صوبہ کہاں گیا اس لئے ہماری لیڈرشپ کو سوچنا پڑے گا اور ہمیں ہر حال میں جنوبی پنجاب صوبہ بنانا پڑے گا۔

جناب سپیکر! اس وقت سب سے زیادہ under pressure صحت کا ادارہ ہے۔ میں وزیر صحت، ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف جو frontline پر کام کر رہے ہیں اُن سب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اس کورونا کی وجہ سے اموات بھی ہوئی ہیں اس لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر عطا کرے۔

جناب سپیکر! میرا حلقہ دیہاتی علاقہ پر مشتمل ہے اس لئے میں پوچھنا چاہوں گا کہ کیا ہم نے صرف شہروں کے لئے ہی سوچا ہے کیونکہ ہمارے دیہاتوں میں کوئی testing facility ہے اور نہ ہی مریضوں کے لئے کوئی ہسپتال ہے۔ فنانس منسٹر صاحب بیٹھے ہیں لہٰذا براہِ مہربانی ہر RHC میں کم از کم پانچ چھ بیڈ ہی رکھ دیں تاکہ وہاں پر کورونا کے مریضوں کا علاج ہو سکے۔

جناب سپیکر! یہ بہت ضروری ہے کیونکہ 70 فیصد آبادی دیہاتوں میں رہتی ہے۔ وہاں پر اگر مریضوں کو کورونا ہوتا ہے تو وہ بے چارے فوت ہو جاتے ہیں اور کسی کو بیماری کا پتا بھی نہیں چلتا۔ میں گورنمنٹ کی اس طرف خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا تھا کیونکہ یہ بہت ضروری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب جاوید اختر! آپ wind up کر لیں۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے ٹرانسپورٹ (جناب جاوید اختر): جناب سپیکر! اس کے علاوہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے میری کچھ گزارشات ہیں کیونکہ یہ کافی ریونیو دینے والا ڈیپارٹمنٹ ہے۔ اس سسٹم کی maintenance کے لئے کوئی خاص رقم نہیں دی جاتی حالانکہ اس کی requirement بھی ہے۔ آپ راجن پور میں بیٹھے ہیں لیکن ڈی جی کینال کا پانی وہاں تک نہیں جاتا جس کی وجہ سے چیخ و پکار ہوتی ہے۔ اس کی capacity 9200 cusec ہے لیکن 8 ہزار cusec پر چل رہا ہے۔ جب پانی پورا نہیں ہوگا تو آپ کے پاس کیسے پہنچے گا لہٰذا مہربانی فرما کر اس کو ٹھیک کرنے کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں۔ اس کے علاوہ میرے حلقے میں Rajani Spur کے حوالے سے ایک سکیم تھی جس پر 2017 میں ایمرجنسی کے طور پر کام ہوتا رہا اور 2018 میں بھی تھوڑا سا کام ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب جاوید اختر! اب وقت ختم ہو چکا ہے۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے ٹرانسپورٹ (جناب جاوید اختر): جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آخری 20 سیکنڈ بات کر لیں۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے ٹرانسپورٹ(جناب جاوید اختر): جناب سپیکر!اس پر ایمر جنسی کے طور پر کام ہوتا رہا۔ پچھلے سال کے ADP میں یہ سکیم شامل تھی اور اس سال بھی یہ ADP میں شامل ہے لیکن اس پر کام نہیں ہوا۔ دریا چار سے پانچ کلو میٹر آگے چلا گیا ہے اور سارا علاقہ ڈوب گیا ہے حالانکہ دریا کے کنارے پر ایک گرلز پرائمری سکول اور ایک بوائز پرائمری سکول بھی ہے جس کی وجہ سے کروڑوں روپے کا نقصان ہو جائے گا۔پہلے ڈیڑھ کروڑ روپیہ release ہوا تھا لیکن وہ بھی خرچ نہیں ہو سکا۔ یہ اعداد و شمار جو بجٹ میں پیش کئے گئے ہیں ان کے حوالے سے میں گزارش کروں گا کہ اس کی utilization نہیں ہو پاتی لہٰذا اس کو یقینی بنایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب جاوید اختر!بس دس سیکنڈ میں اپنا آخری پوائنٹ ختم کرلیں۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے ٹرانسپورٹ(جناب جاوید اختر): جناب سپیکر!میری ٹڈل دَل کے حوالے سے گزارش ہے کہ اس سے آپ کا اور ہمارا علاقہ بھی بڑا متاثر ہوا ہے۔ اگر وقت پر اس ٹڈی دَل کے حوالے سے اقدامات اٹھالئے جائیں تو بڑی achievement ہوگی۔ ابھی کچھ رقم رکھی گئی ہے لیکن مجھے کوششیں خاطر خواہ نظر نہیں آرہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب جاوید اختر!بہت شکریہ۔جی،جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔جی،محترمہ مہوش سلطانہ!

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر!بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ گورنمنٹ نے اپنا 2240 بلین کا بجٹ دیا ہے جس میں 337 بلین روپے ڈویلپمنٹ کے لئے رکھے گئے ہیں۔ اس میں ایجوکیشن کا ٹوٹل بجٹ 391 بلین ہے جس میں سکول ایجوکیشن کے لئے 350 بلین، ہائر ایجوکیشن کے لئے 37 بلین، لٹریسی اور نان فارمل ایجوکیشن کے لئے تین بلین اور سپیشل ایجوکیشن کے لئے صرف 80 کروڑ روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے۔ اب 80 کروڑ کے بجٹ میں سپیشل ایجوکیشن کا سال کیسے گزرے گا؟

جناب سپیکر! میں نے پورے ایجوکیشن کے بجٹ کو بہت detail سے دیکھا اور پڑھا بھی ہے لیکن مجھے کوئی نیا initiative ایجوکیشن کے حوالے سے نظر نہیں آیا جبکہ میاں محمد شہباز شریف کی گورنمنٹ کے tenure کے پرانے initiatives بھی ختم کر دیئے ہیں جیسا کہ سکالرشپ اور لیپ ٹاپ سکیم تھی اور ان کا کوئی alternative بھی نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر! میں پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ کا بجٹ دیکھ رہی تھی تو اس کے لئے صرف 100 ملین کا بجٹ allocate کیا گیا ہے۔ گزشتہ بجٹ میں 300 ملین روپے رکھے تھے حالانکہ یہ کافی بڑا سکالرشپ پروگرام تھا جس میں تین لاکھ سے زیادہ students نے فائدہ اٹھایا تھا۔ غریب بچوں کو سکالرشپ دیا جاتا تھا جس کا بجٹ 17۔ارب تک پہنچ چکا تھا لیکن اب آپ صرف100 ملین پر لے آئے ہیں۔ اس میں غریب بچوں کو یہ سہولت دی جاتی تھی کہ وہ بہترین یونیورسٹیوں میں admission لیں جن کو سکالرشپ گورنمنٹ دے گی اور وہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں گے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ پنجاب ہائرایجوکیشن کمیشن کا بجٹ صرف پچاس ملین روپے رکھا گیا ہے لہٰذا I wondered کہ ان پچاس ملین میں وہ یونیورسٹیوں کو grant in aid دیں گے، سکالرشپس دیں گے یا ریسرچ پر spend کریں گے؟

جناب سپیکر! فیڈرل ہائرایجوکیشن کمیشن کے بجٹ میں بھی cut لگایا گیا ہے اور پچھلے سال بھی 20 فیصد cut لگایا گیا تھا یعنی پچھلے سال اس کا بجٹ 65 بلین اور اس سال 59 بلین پر لے آئے ہیں۔ دونوں ہائرایجوکیشن کمشنز یونیورسٹیوں کو grant in aid اور سہولت دیتے ہیں تاکہ وہ بچوں کو فیس میں concession دے سکیں اور غریب بچے اپنی تعلیم کو جاری رکھ سکیں۔

جناب سپیکر! اس ہائرایجوکیشن کمیشن کے cut کے بعد مجھے لگتا ہے کہ غریب بچوں کے لئے یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنا ایک خواب بن جائے گا۔ میں نے دیکھا ہے کہ اس بجٹ میں چکوال یونیورسٹی کے لئے رقم مختص کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! جس کی مجھے بڑی خوشی ہے اور میں امید کرتی ہوں کہ جلد از جلد چکوال میں یہ یونیورسٹی مکمل ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ ہمارا اکلوتا بوائز کالج تھا جس کو یونیورسٹی میں convert کر دیا گیا ہے لہٰذا وہ کالج واپس چکوال کی عوام کو دے دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں نے دیکھا ہے کہ ٹورازم کے لئے 575 ملین روپے رکھے گئے ہیں لیکن یہ بجٹ تو صرف running expenditure کا ہو گا حالانکہ اس گورنمنٹ کے ٹورازم کے حوالے سے high claims تھے کہ ہم پاکستان کو ٹورازم کا hub بنائیں گے اور یہاں پر پوری دنیا سے tourist آئیں گے لیکن بجٹ صرف 575 ملین رکھا ہے۔ اس بجٹ میں کوئی نئی سکیم شروع نہیں کی گئی لیکن گزشتہ سکیمیں جو میاں شہباز شریف کے دور کی تھیں صرف ان کو ہی continue کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک دفعہ پھر بتانا چاہوں گی کہ ہمارا چکوال کا salt range بہت اچھا tourist hub بن سکتا ہے کیونکہ اس کا access بہت آسان ہے۔ وہاں پر بہت ساری historical sites اور ٹورازم کے لئے جگہیں بھی ہیں جو موٹروے کے اوپر واقع ہے۔ کلر کہار سے ملوٹ فورٹ، کٹاس راج، گندھالہ گارڈن، اس سے آگے، چہل ابدال، نندنا فورٹ اور نندنا فورٹ سے آگے ٹلہ جوگیاں جیسے بہت سے علاقے ہیں جن کو اگر develop کیا جائے تو ٹورازم بھی بڑھے گا، مقامی لوگوں کو روزگار بھی ملے گا اور گورنمنٹ کا ریونیو بھی generate ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! wind up کریں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! میں quickly بات کرتی ہوں کہ ہمارے ٹی ایچ کیو ہسپتال چواسیدن شاہ کے لئے 18-2017 میں 20 کروڑ روپے دیا گیا تھا لیکن اس بجٹ میں اس کے لئے صرف پانچ ملین رکھا گیا ہے حالانکہ COVID-19 کی sensitive situation میں اس ہسپتال کے لئے بجٹ نہیں رکھا گیا جو بڑی زیادتی ہے لہٰذا میں چاہوں گی کہ اس ہسپتال کے لئے بجٹ مختص کر کے مکمل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! صرف 20 سیکنڈ میں مکمل کریں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! میں بس ایک منٹ میں اپنی بات ختم کرتی ہوں۔ ہمارا ایک کھجولہ روڈ کا منصوبہ ساڑھے چار کروڑ روپے کا تھا جس کا آدھا کام ہو گیا تھا اور بقایا آدھا رہ گیا تھا لہٰذا اس کو مکمل کرنے کے لئے پورا بجٹ دے دیا جائے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں یہاں mention کرنا چاہوں گی کہ چواسیدن شاہ سے کھیوڑہ روڈ ایک دشوار گزار پہاڑی راستہ ہے لہٰذا اس روڈ کو double کیا جائے تا کہ وہاں سے گزرنے کے لئے لوگوں کو transportation کی مشکلات پیش نہ آئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب شہاب الدین خان!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ مائیک آنے تک جو ایک دو منٹ لگے ہیں انہیں بھی count کر لیجئے گا۔ سب سے پہلے ان حالات میں مالی سال 21-2020 کا بجٹ پیش کرنے پر میں معزز وزیراعظم آف پاکستان جناب عمران خان کے وژن کے مطابق وزیراعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار، وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور فنانس ڈیپارٹمنٹ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

جناب سپیکر! اپوزیشن بنچز پر مجھ سے سینئر colleagues ہیں اور چاہئے تو یہ تھا کہ بجٹ میں ایسی تجاویز دی جاتیں اور discussion کا مقصد بھی یہ ہوتا ہے کہ تجاویز پر حکومت سوچے اور ان پر عملدرآمد کرے لیکن یہاں point scoring کی باتیں پچھلے تین دن سے سن رہا ہوں۔ 2008 سے شروع کروں یا 1985 سے لیکن وقت اتنا ہے نہیں اس لئے 2008 سے شروع کرتا ہوں جب 100۔ ارب روپے کا surplus صوبہ انہیں ملا اور 2018 میں 1200۔ ارب روپے کا مقروض صوبہ یہ دے کر گئے تو اسی سے اندازہ لگا لیجئے۔ اس صوبے پر اس پاکستان کے بڑے بھائی پر جتنا عرصہ جو حکومتیں بر سر اقتدار رہیں، میں کسی کو تنقید کا نشانہ نہیں بناؤں گا کہ انہوں نے کیا کیا یا ہماری جماعت پاکستان تحریک انصاف نے دو سالوں میں کیا کیا۔

جناب سپیکر! مختصراً اگر ایک ایک ڈیپارٹمنٹ پر آؤں تو اپوزیشن بنچز پر بیٹھے ہوئے میرے معزز ساتھیوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ جب 18-2017 کا بجٹ پیش ہوا تو آپ نے 635۔ ارب روپے ڈویلپمنٹ میں دکھا تو دیا لیکن اس کی utilization پر چلے جائیں تو آدمی کو سر پکڑ کر بیٹھنا ہو گا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو جنوبی پنجاب، جنوبی پنجاب، جنوبی پنجاب کی بات کرتے تھے۔

جناب سپیکر! 2013 سے 2018 تک میں بھی اس اسمبلی کا حصہ رہا ہوں کہ جو 33 فیصد، 35 فیصد اور 36 فیصد کی رٹ لگا رہے ہیں، اس کی اگر utilization دیکھیں تو جنوبی پنجاب میں 16 سے 17 فیصد ہے۔ ہم جنوبی پنجاب والوں کو تو اپنی جماعت تحریک انصاف کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ ہم نے اگر جنوبی پنجاب کا 35 فیصد بجٹ allocate کیا ہے تو اس پر ایک قدغن بھی لگائی ہے کہ وہ جتنا بجٹ allocate ہوا ہے وہ خرچ بھی جنوبی پنجاب پر ہو گا نہ کہ اس کو transfer کر کے تخت لاہور لے جایا جائے۔

جناب سپیکر! اس کورونا وائرس pandemic سے پہلے GDP ratio آپ دیکھ لیں، economy کی ترقی دیکھ لیں، پاکستان تحریک انصاف کی حکومت معاشی لحاظ سے ہر لحاظ سے آگے کی طرف جا رہی تھی لیکن کورونا نے نا صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا امریکہ اور جاپان جیسی بڑی economy کو بھی برباد کر دیا تو ہم تو third world country ہیں اس لئے ان حالات میں دوبارہ میں اپنی صوبائی حکومت، وزیر اعلیٰ، وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! آخر میں یہ بتانا چاہتا ہوں اور یہ تجاویز بھی دینا چاہوں گا کہ اس جلدی میں جو ہمارا بجٹ بنایا گیا ہے اس پر معزز وزیر خزانہ بیٹھے ہوئے ہیں، دیکھیں کہ ہم نے اگر تھوڑی بہت غلطیاں کی ہیں خصوصاً مجھے اعتراض ہے زراعت، جو کہ ہماری ریڑھ کی ہڈی ہے، اس پر focus کچھ کم کیا گیا ہے تو اسے دیکھیں اور میری تجویز یہ بھی ہو گی کہ اب وقت ہے کہ on-going schemes کو مکمل کیا جائے۔ دو سال ہو چکے ہیں اور تین سال ہماری حکومت کے باقی ہیں اس لئے on-going schemes کو fully funded کیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔ محترمہ بشریٰ انجم بٹ!

MS BUSHRA ANJUM BUTT: Thank you Mr Speaker, for giving me this opportunity to address this honorable House.

جناب سپیکر! میں اپنی speech کا آغاز ایک دعا سے کروں گی "رب زدنی علما" اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ کر۔

جناب سپیکر! یہ دعا مانگنے کا حق تو شاید ہر پاکستانی بچے کا ہے butاسے پورا کرنے کا فرض and to facilitate itحکومت کا ہے۔ بحیثیت مسلمان ایک ماں، ایک استاد اور گزشتہ دور حکومت میں تعلیم جیسے عظیم شعبے کے ساتھ براہ راست کام کرنے کی وجہ سے,Today, I address this House with a very heavy heart بجٹ کے نام پر پیش کئے گئے اعداد و شمار میں تعلیم جیسے عظیم شعبے کے ساتھ صرف ظلم کیا گیا ہے۔

Mr Speaker! If you look at the numbers allocated to education, they might look very impressive. 350 billion rupees as compared to the last budget given by the previous Government 297 billion but

جناب سپیکر! کیا اس سچائی سے آگاہ نہیں اور یہ ہاؤس آگاہ نہیں کہ جب سے اس حکومت نے اقتدار سنبھالا ہے تو روپے کی قیمت میں 40 فیصد کمی آئی ہے اور

We do the math. This number that has been allocated to education is not sufficient.

جناب سپیکر! گزشتہ دور حکومت میں ایجوکیشن پر remarkable developments ہوئیں جسے نا صرف قومی سطح پر بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی سراہا گیا۔ ہم نے معاشرے کے پسے ہوئے طبقے کو تعلیم یافتہ بنانے کے لئے "دانش سکولز" قائم کئے

The philosophy behind the Daanish Schools was to give state of the art facilities to under-privileged students but

جناب سپیکر! شاید یہ بات اس حکومت کو گوارہ نہیں تھی اور انہوں نے اس چیز کو نا صرف politicize کیا بلکہ بجٹ cut down کر کے اس فلاسفی کو ہی change کر دیا اور شاید اس حکومت کو یہ چیز گوارہ نہیں تھی کہ غریب مزدور یا کسان کا بچہ ان کے بچوں کے ساتھ بیٹھ کر وہی تعلیم حاصل کر سکے۔

جناب سپیکر! Again ہماری حکومت کے اندر کہ پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ کی بنیاد رکھی گئی اور

It was one fund that was so transparent that organizations like DIFID was working parallel with that

اور گارڈین اخبار کے اندر یہ لکھا گیا ہے کہ:۔

Punjab Education Endowment Fund is making a big impact regarding scholarships over one hundred thousand scholarships have been awarded within the past 6 years through a merit based selection process supported by the Government of Punjab.

جناب سپیکر! یہ صرف ہماری جماعت کی لیڈر شپ کی وژن کی تعریف نہیں تھی بلکہ پاکستان کی تھی but once again it was politically victimized اور کہ پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ کے بجٹ کو slash down کیا گیا۔ اس وجہ سے ہمارے بہت سے طلباء کی scholarships کو ہمیں let go کرنا پڑا۔

Mr Speaker! As we all know that Pakistan is being criticized internationally for bonded labour and child labour.

جناب سپیکر! مجھے آج اس ہاؤس کو یہ بتاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ 2016 میں ہم نے Punjab Prohibition of Child Labour and Brick Kilns Act کو پاس کر کے 90 ہزار بچوں کو بھٹوں سے ہٹا کر سکولوں میں داخل کروایا اور شاید یہ چیز پھر اس حکومت کو گوارہ نہیں تھی کہ پھر ننھے ہاتھوں سے کتابیں چھین کر انہیں بھٹوں پر پہنچا دیا۔

Now, the time is running short. I will state one fact

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ windup کریں۔

MS BUSHRA ANJUM BUTT: Mr Speaker! 60 percent of the nation comprises of youth if you do not invest in them today and politicize it then they will become a huge liability rather than asset. Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ ثانیہ کامران!

محترمہ ثانیہ کامران:اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
لاالہ الااللہ الملک الحق المبین۔

جناب سپیکر!میرا رب بہت مہربان ہے، نہایت رحیم ہے، مالک القدوس ہے۔ میرا رب وہ ہے جو کبھی آپ کو نواز کر امتحان لیتا ہے اور کبھی چھین کر امتحان لیتا ہے۔ جس کو وہ عزت دے، میں اپنے اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے تمام ممبران اسمبلی سے گزارش کروں گی کہ میرا رب جسے عزت دے اس کی عزت کرنی چاہئے۔ اگر آج جناب عمران خان کو بائیس سال بعد حکمرانی ملی ہے اور پاکستان تحریک انصاف کو پنجاب میں حکومت ملی ہے تو آج آپ کا فرض ہے کہ انہیں عزت دیں۔ آج آپ اپنے اعمال کا حساب لگائیں، اپنے گریبان میں جھانکیں اور سوچیں کہ ہم سے ایسی کیا کوتاہی ہوئی ہے کہ تین حکومتوں کے باوجود، پیپلز پارٹی کی تین حکومتیں، میاں محمد نواز شریف کی تین حکومتیں، اس کے باوجود بھی عوام نے اس بار آپ کو ووٹ نہیں دیا۔ اس وقت جو آپ تنقید کر رہے ہیں ذرا سوچیں اور اپنے گریبانوں میں جھانکیں کہ ایسی کیا وجہ ہے کہ اس دفعہ آپ کو حکومت نہیں ملی۔ یہ جو آپ بڑی بڑی تنقیدیں کر رہے ہیں اور مشورے دے رہے ہیں ذرا یہ تو سوچئے کہ آپ نے اپنی تین حکومتوں میں ان پر عمل کیوں نہیں کیا؟

جناب سپیکر!میں چھوٹی سی بات اور کہنا چاہوں گی کہ جن حالات میں آج چھوٹے سے شہر ساہیوال کے ٹیسٹ کرکٹر منظور الٰہی کی بیٹی ثانیہ کامران نے oath اٹھایا ہے یہ بہت برے حالات میں اٹھایا ہے۔

جناب سپیکر!میری آج اس ایوان میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ کوئی بھی ایم پی اے اس طرح ان حالات میں اپنی ہی کسی colleague کی جگہ oath نہ اٹھائے۔

جناب سپیکر!میں چاہوں گی کہ ہماری جو اپوزیشن جماعت ہے وہ ان حالات پر ذرا نظر ثانی کرے کہ اتنے مشکل حالات میں بجٹ پیش کرنا بہت ہی مشکل کام تھا۔ اتنا مشکل کام تھا کہ آپ لوگوں نے تو کبھی balanced budget دیا ہی نہیں۔ ابھی بجٹ announce نہیں ہوتا، تقریر جاری ہو جاتی ہے، کبھی کوئی جیب سے فلیکس نکالتا ہے، کوئی اپنے گریبان سے فلیکس نکالتا ہے اور فلیکس نکال کر احتجاج کرنا شروع کر دیتا ہے۔ بجٹ سنتے نہیں پہلے ہی تنقید کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہاں پر میں یہ کہنا چاہوں گی کہ جب یہاں پر بجٹ کی بات ہوتی ہے تو اس پر بحث جاری ہونی

چاہئے تھی لیکن وہاں سے نام آتا ہے کہ نیب کا کہ نیب نے یہ کردیا، نیب نے وہ کردیا۔ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت نے اتنا بیلنس بجٹ پیش کیا۔

جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ کی تعریف کرنا چاہوں گی کہ جناب عثمان احمد خان بُزدار نے اتنے مشکل حالات میں مشکل فیصلے کئے۔ جناب عمران خان نے اتنے مشکل حالات میں کس طرح لاک ڈاؤن کے مسئلے پر بڑے طریقے سے ہینڈل کیا جبکہ لوگ کہہ رہے تھے کہ لاک ڈاؤن کریں اور کچھ کہہ رہے تھے کہ نہ کریں۔ انہوں نے ایک سال کے قرضے معاف کرائے، یہ کم از کم اسی کی تعریف کردیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہیلتھ کے لئے ہم نے 20 فیصد فنڈ رکھا ہے تو اپوزیشن سے آواز آتی ہے "نیب"۔ جب ہم ایجوکیشن کی بات کرتے ہیں تو وہاں سے آواز آتی ہے "نیب"۔ ہمیشہ (ن) لیگ اپنی آپ بیتی کیوں سنانا شروع کردیتی ہے؟ ہر بات پر اپوزیشن کا ہر ارکان اسمبلی اپنے قائدین کو بچانے کی بات کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ نیب نے یہ کردیا، ہمارے ساتھ یہ زیادتی ہوگئی اور ہمارے ساتھ وہ زیادتی ہوگئی۔

جناب سپیکر! میں کہتی ہوں کہ یہ عوام کی زیادتیوں کی بات کریں۔ آپ کو تین دفعہ حکومت ملی ہے اگر آپ تنقید کے علاوہ اور کچھ نہیں کرسکتے تو کوئی اچھی تجویز ہی دے دیں لیکن یہ کہتے ہیں کہ یہ کام اچھا نہیں ہوا۔ شکریہ

MR DEPUTY SPEAKER: Thank you. The House is adjourned to meet to on Tuesday the 23rd June 2020 at 2.00 PM